New Era Magazine
ہماری دوستی بے مثال
NEW ERA MAGAZINE
از قلم ثانیہ انصاری
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Continue Novel)

ہماری دوستی بے مثال

از ثانیہ انصاری

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

لب سل گئے ہے میرے

دل دھڑکنا بند ہوا

سانس رکنے لگی ہے میری

احساس ہونا بند ہوا

ہر چیز روٹھا لگتا ہے مجھ کو

ایک تیرے روٹھ جانے سے

تو آجا میری جان ایک بار

میری سانس کو ٹوٹ جانے سے پہلے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

از قلم ثانیہ انصاری

آج برات تھی سب ہال پہنچ چکے تھے سارا ہال لائٹ قمقموں اور پھولوں سے سجایا گیا تھا ہر طرف گہما گہمی تھی نکاح ہو چکا تھا سٹیج پر ارقم اور عنایت کو بیٹھا دیا گیا تھا، ارقم بلیک کلر کی سیر وانی جس کے گلے اور بازو پہ گولڈن کلر کا کام ہوا تھا اسکے ساتھ وائٹ کلر کی شلوار اور بلیک کلر کا کھسا پہنے ارقم بہت پیارا الگ رہا تھا اور عنایت سرخ رنگ کا لہنگا جس پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا دلہن کی طرح سجی سنوری بیٹھی بہت خوبصورت

لگ رہی تھی

نور ایک چیئر پر اکیلی بیٹھی کہنی ٹیبل پر ٹکائے غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی جب شان ایک چیئر چھوڑ کر بیٹھا اور اُسے دیکھنے لگا جو نا جانے کہاں گم تھی کچھ دیر تو وہ بیٹھا رہا اُسے یو خاموش دیکھ کر اسکا صبر جواب دے گیا

ہیلو میڈم مراقبے سے باہر آجائے

شان نے اسکے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا تو نور کو ہوش آیا

تم یہاں کب آئے

نور نے لاعلمی سے پوچھا

جب تم اپنی نیند پوری کر رہی تھی تب

شان نے طنز کیا

میں سو نہیں رہی تھی

نور نے کہا

تو پھر کیا کر رہی تھی

شان نے ہاتھ تھوڑی پر رکھتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ بھی تو نہیں میں تو بیٹھی تھی

نور نے کاندھا اُچکاتے ہوئے کہا

ویسے تمہاری شکل دیکھ کر تو نہیں لگتا

شان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا

کیا؟

نور نے نہ سمجھی سے پوچھا

یہی کی تم غنڈوں کو مار سکتی ہو

شان نے کہا

لوگ کی شکل دیکھ کر تو بہت کچھ لگتا

نور نے اُسے دیکھتے کہا

تو یہ بتاؤ میری شکل دیکھ کر کیا لگتا ہے

شان پوری طرح اپنا رخ اسکے جانب کیا

یہی کی تمہاری شکل بندروں کی طرح لگتی ہے

تبھی وہاں زویا آئی اور چیئر گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے بولی وہ اُسے دو سال چھوٹی تھی مگر

عزت کرنے کی تکلف نہیں کرتی تھی

تم سے نہیں پوچھا چپکلی اور عزت سے بات کیا کرو دو سال بڑا ہوں تم سے

شان نے رعب جھاڑتے ہوئے کہا

عزت اسکی کرتے ہیں جو عزت کے لائق ہو مجھے تو نہیں لگتا تو عزت کے لائق ہے

جبھی طلحہ وہاں پہونچا

تو تُو کونسا عزت کے لائق ہے ہاں

شان نے اسکی گردن دبوچتے ہوئے کہا

تو کس نے کہا یہ عزت کے لائق ہے یہ بھی نہیں ہے

ذوہان نے اُن کی طرف آتے ہوئے کہا

ہاں تمہاری ہی تو کمی تھی آجاؤ تم بھی

شان نے ذوہان سے طنزیہ کہا

کیوں بے ہماری کمی نہیں محسوس ہوئی تُجھے

صارم نے چیئر پر بیٹھ کر ذوہان کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

نہیں منحوسوں کی کمی ہمیں محسوس نہیں ہوتی

شان نے جلا دینے والی مسکراہٹ سے کہا

ارے تم دونوں یہاں ہو ہم کب سے ڈھونڈرہے ہیں تمہیں

جبھی وہاں جنت حانم اور رہانیہ نے آتے ہوئے کہا اور سب کو وہیں بیٹھا دیکھ وہ تینوں بھی بیٹھ گئی

ہاں سب وہاں رسم کر رہے تھے تم نا جانے کہاں تھی میں پورے ہال کا چکر لگا آئی مگر تم نہیں دکھی، کہا تھی ویسے تم؟ یہاں بیٹھی تھی تو مجھے کیوں نہیں دکھی یہی بیٹھی تھی نہ تم؟ چل چل کر میرا پیر درد کرنے لگا اتنا درد ہو رہا ہے اوپر سے ہزار کلو کا یہ ڈریس میں۔۔۔

صرف ہزار کلو کا ڈریس تو نہیں میکپ بھی تو ہزار کلو کا ہے کہیں سے بھی انسانی مخلوق نہیں لگ رہی پوری جن لگ رہی ہو

تبھی حمزہ چیئر پر بیٹھتے ہوئے اسکی بات اُچک لی

تم لنگور نہ مجھ سے بات نہیں کیا کرو

حانم کو اسکی شکل دیکھ کر اپنا ڈریس یاد آ گیا

خدا کا واسطہ ہے یہاں انسانوں کی طرح بیٹھ جاؤ یہاں تو اپنا اصلی روپ مت دیکھانا ارقم بھائی کا سسرال ہے یہ

حمزہ جوابی کاروائی کرتا کی تبھی طلحہ نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اُن دونوں کو باز رہنے کو کہا

یہ دونوں جب لڑتے ہے تب تو تم لوگ مزا لیتے ہو اور میں جواب بھی نہ دوں ہنہہ

حمزہ نے صارم اور جنت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منہ بسور کر کہا

مجھے کوئی شوق نہیں اس لڑاکا بلی سے لڑنے کا اسی کو نہیں رہا جاتا مجھ سے لڑے بغیر

صارم نے جل کر جنت کو دیکھتے ہوئے اُن سب کو کہا

تم سے لڑنے میں کیا مجھے ایوارڈ مل جاتا ہے جو تم سے لڑے بغیر میرا گزارا نہیں

جنت تڑک کر بولی

ملتا ہو گا تبھی تو لڑتی ہو

صارم نے کندھے اُچکائے

یار بکواس بند کرو تم دونوں مجھے مزا نہیں آرہا اس بورنگ شادی میں

ذوہان نے اُن سب کو روک کر جھنجلا کر کہا

بورنگ شادی کہاں ہے مجھے تو تمہاری شکل دیکھ کر ہنسی آرہی ہے

زویا نے اسکی شکل دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا

کیا میں جوکر ہوں جو میری شکل دیکھ کر تمہیں ہنسی آرہی ہے

ذوہان نے انگلیوں سے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ہاں تبھی تو کہے رہی ہوں

زویا نے بے نیازی سے کہا تو لڑکیوں سمیت لڑکے کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا آس پاس کے

مہمان بھی اُنہیں دیکھنے لگے کی یہاں جن کہاں سے آ گئے

تمہارے ساتھ ہوں میں

شان نے زویا کی طرف ہنستے ہوئے کہا

تم سب بیٹھ کر میرا مذاق بنا رہے ہو اس کا بدلہ تو میں بعد میں لونگا

ذوہان نے اُن سب کو انگلی دیکھاتے، مصنوعی غصے سے بولا

یار اب میں سچ میں بور ہو گیا ہوں

حمزہ نے اپنا سر چیئر کی پشت سے لگاتے ہوئے کہا

تبھی ایک بے سری آواز ابھری

ہلدی لگ چکی ہے، مہندی بھی ختم ہو گئی

اب ہو گی نکاح اور رخصتی کی تیاری

تو یہ کیا کر رہا ہے

شان نے کہا اور باقی سب ذوہان کو حیرت سے دیکھ رہے تھے

یار میں بور ہو گیا ہوں تو اس گانے کو سر دینے کی کوشش کر رہا ہوں

ذوہان نے اُکتاہٹ سے کہا اسکے کہنے کی دیر تھی سب کا قہقہ پھوٹا

یہ۔۔یہ گانا ہے ہاہاہا

ہانیہ نے ہنستے ہوئے گانے کا مذاق بناتے ہوئے کہا، طلحہ نے چونک کر اُسے دیکھا جو اس وقت بے بی پنک میکسی پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے لائٹ میکپ کیئے کھلکھلا کر ہنس رہی تھی طلحہ کو وہ اپنے دل کو بہت قریب لگی بمشکل اسنے اپنی نظریں پھیری

یقین کرے یہ گانا ہی ہے کیوں کی اسنے گایا ہے نہ

زویا نے بھی ہنستے ہوئے کہا

کیا بہت برا ہے یہ

ذوہان اُترے چہرے کے ساتھ بولا

برا ہاہا برا تو نہیں اسے تو ہزار برے کے بعد جو برا آتا ہے نہ یہ وہ والا برا ہے

شان نے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستے ہوئے کہا

یہ گانا ایسے نہیں ایسے ہوتا ہے

شان نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

ہاں تو ہی گا لے

ذوہان نے منہ بگاڑ کر کہا

ہاں گاتا ہوں سن

شان نے کہے کر گانا شروع کیا

مہندی ہے رچنے والی

ہاتھوں میں لپسٹک لگالی

کہے مکھیاں، اب چلی آ

ہاتھوں میں کھلنے والی ہے

ایک بار پھر سب کا چھت پھاڑ قہقہ گنجا سب ہنس ہنس کر پاگل ہو گئے تھے

ہاہاہاہا ایسا عجیب و غریب گانا سن کر تو لوگ پاگل ہو جائینگے ہاہاہاہا

نور نے ہنستے ہنستے کھڑی ہو کر کہا جنت نے چونک کر نور کو دیکھا جو آج کھل کر ہنس رہی تھی جنت نے ہمیشہ اُسے خوش رہنے کی دعا کی

شان نے اُسے دیکھا جو اس وقت بوتل گرین فروک پہنے جس پر فورن کلر کا کام ہوا تھا نیچے کا کرلی اور اوپر کا سٹریٹ بال کھلا چھوڑا تھا لائٹ میکپ میں ہنستے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی بمشکل اسنے اپنی نظر ہٹائی

اب اتنا برا تو نہیں ہے

شان نے منہ بسور کر کہا

ہاہاہاہا برا نہیں ہے !! برا سے بھی برا ہے ہاہاہاہا

حانم نے ہنستے ہوئے کہا

اب بس کرو اچھا تو تھا

شان نے منہ بگاڑ کر کہا

ہاہاہا اچھا ! ! ایسے گانے کو اگر اچھا کہنے لگے نہ تو اچھا لفظ بھی مر جائے

حمزہ نے تالی بجاتے ہوئے ہنس کر کہا

کیا بہت زیادہ برا تھا

شان نے طلحہ کی طرف دیکھتے ہوئے روہانسے لہجے میں گویا ہوا

میری جان بہت برا نہیں تھا یہ تو ایکدم سڑا ہوا تھا

طلحہ نے کہے کر گلا پھاڑ کر قہقہ لگایا

کوئی کچھ دیر پہلے میرا مذاق بنا رہا تھا ہاہاہا

ذوہان نے شان کی طرف دیکھتے ہوئے ہنس کر کہا

تو چپ کر

شان نے اسکے پیٹ میں ایک مکہ رسید کیا

لوگ کو اپنی بے عزت برداشت کہا ہوتی ہے

صارم نے شان کو کہا سب کا ہنستے ہنستے پیٹ درد کرنے لگا تھا

خاموش ہو جاؤ یار سب ہمیں ہی دیکھ رہے ہیں

طلحہ نے اِرد گرد دیکھتے ہوئے کہا جہاں سبکی نظر اُن سبکی ہی جانب تھی سب نے اِرد گرد دیکھا اور بہت مشکل سے قہقہ ضبط کیا

ہاہاہاہاہاہاہاہاہا

سب خاموش ہو گئے تھے مگر ذوہان جناتوں کی طرح ہنس رہا تھا سب نے اسکا منہ بند کرنے کے لئے ہزار کوشش کی مگر وہ ایسے ہی ہنستا رہا

اس گدھے کی ہنسی کیوں بند نہیں ہو رہی

شان نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا

لگتا ہے اسے ہنسی کا دورہ پڑ گیا ہے

حمزہ نے ذوہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ہنسی کا دورہ

شان نے نہ سمجھی سے اُسے دیکھا

ہاں یار سب کو دورہ پڑتا ہے تو جوتا سنگھاتے ہے، اسے ہنسی کا دورہ پڑا ہے تو اسے بھی جوتا سونگھا

حمزہ نے اپنی طرف سے بہت سمجھداری کی بات کہی

تو بھی گدھا ہے

طلحہ نے کہے کر ذوہان کو ایک گال پر تھپڑ مارا لیکن پھر بھی وہ ہنستا رہا

اب تو میرا دل کر رہا ہے اسکا گلا اپنے ہاتھوں سے گھوٹ دوں

صارم نے کیچپا کر کہتے ہوئے ذوہان کے سامنے جا کھڑا ہوا اور اسکا گلا دبانے لگا

چھوڑ گدھے ماریگا کیا اُسے

طلحہ نے اُسے چھڑواتے ہوئے چیئر پر بیٹھا کر کہا

نور تمہارے پاس ریوالور ہے نہ نکالو یہ آج قتل ہو کر رہیگا

شان نے چیئر سے کھڑے ہو کر نور کے آگے ہتھیلی کرتے ہوئے کہا

اب میں کیا شادی میں ریوالور لے کر گھوموں

نور نے ایک آ ئبرو اٹھا کر کہا

کیا پتہ جو یہ کہے رہا ہو وہ صیح ہو

جنت نے حمزہ کی طرف اشارہ کر کے شان سے کہا

چل بے تو یہ بھی آزماں لے

صارم نے کہا

میں نہیں کرنے والا

شان نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا

ویسے اسے ہو کیا گیا ہے

حانم نے ذوہان کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا

جہاں تم چڑیل ہو گی وہاں کیسے کوئی نارمل رہے سکتا ہے

اب جہاں حانم بولے وہاں حمزہ خاموش رہے ایسا کبھی ہوا ہے کیا

چپ رہو تم دونوں

شان نے اُن دونوں کو ڈپٹہ

حمزہ تو ذرا اپنی ترقیب آزماں

طلحہ نے ذوہان کی طرف دیکھتے ہوئے حمزہ سے کہا تو حمزہ اٹھا اور اپنا جو گر اُتار کر ذوہان

کے ناک کے قریب لے گیا تو ذوہان ایک جھٹکے سے اپنی چیئر سے کھڑا ہو گیا

یہ کیا کر رہا ہے خبیث

ذوہان نے حمزہ کو گھور کر بولا

تُجھے ہوش میں لا رہے تھے

حمزہ نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا

میں کیا بیہوش تھا جو تو مجھے ہوش میں لا رہا تھا

ذوہان بھڑک کر بولا

ہوش میں بھی تو نہیں تھا

حمزہ نے ترکی بہ ترکی کہا

میں۔۔

ذوہان کچھ کہتا کی شان نے ٹیبل پر پڑا بوتل اُٹھایا اور ذوہان کو کھینچ مارا

آہ۔۔گدھے یہ کیا کیا تو نے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذوہان نے اپنی ناک سہلاتے ہوئے کہا

پھر سے عمل کر کے دیکھاوں؟ کیا کیا میں نے

شان نے جل کر کہا

اچھا ذوہان ایک بات بتا تُجھے ہنسی کس بات پر آ رہی تھی

صارم نے پر اشتیاق سے بولا

میں کہا ہنس رہا تھا

ذوہان نے سنجیدگی سے کہا

تو کیا تیرے اندر جن گھس گیا تھا

طلحہ نے بھی سنجید گی کہا

وہ خود جن ہے اس میں کیا جن گھسے گا

زویا نے بے ساختہ قہقہ لگا کر کہا تو سب نے اپنی مسکراہٹ چھپائی، ذوہان نے اُسے گھورا، ایسے ہی ہنسی خوشی میں عنایت کی رخصتی ہوئی، ایسے ہی ایک اور دن کا اختتام ہوا

وہ پانچوں کینٹین میں بیٹھے تھے اور شان کے اندر شاعر کا بھوت گھسا ہوا تھا کب سے بیٹھ کر وہ اپنی شاعری سنا سنا کر وہ پانچوں کا دماغ خراب کر رہا تھا

چلو آؤ آج زخم سی لیتے ہیں

تم مرہم لگاؤ ہم چائے پی لیتے ہیں

شان نے چائے کی ایک سپ لیتے ہوئے اپنے منہ سے شاعری پھوٹی

ایسا کون سا درد چمٹ گیا ہے تُجھے جو تو ہمارا دماغ خراب کر رہا ہے

طلحہ دانت کچکچا کر بولا

بہت مختلف ہے درد میرا

یہ دوا سے نہیں نئے زخم سے ختم ہو گا

شان نے پھر اپنے منہ سے شاعری پھوٹی

اچھا!! لیکن ابھی تو کہے رہا تھا" تم مرہم لگاؤ ہم چائے پی لیتے ہے

ذوہان نے اسکی نقل اُتاری

چھوڑو لوگوں کو لوگوں کا کیا ہے

یہ تو اپنی باتوں سے مکر جاتے ہیں

شان نے چائے پیتے ہوئے پھر شاعری کہی

ابے گدھا آج ٹیسٹ ہے کچھ یاد ہے کی نہیں یا شاعری یاد کر کے آیا ہے تو

صارم نے شان کو گھور کر کہا

یار یہ سب چھوڑ میری شاعری سن

محبت دلوں کی گہرائیوں میں لے ہی جاتی ہے

محبت کیا نہیں جاتا محبت تو ہو ہی جاتی ہے

شان نے آنکھیں بند کرتے چیئر کی پشت سے سر ٹکائے آنکھوں میں کسی کا شراپا قید

کئے کہا

اچھا اب تُجھے محبت بھی ہو گئی ہے چل بتا کون ہے وہ

طلحہ نے دانت پیس کر کہا

پسند آجائے تو میں اعتراف نہیں کرتا

محبت ہو جائے تو میں اظہار نہیں کرتا

میری محبت خاموش ہے

سب کو بتا کر میں خود کو برباد نہیں کرتا

شان نے شاعری میں جواب دیا،اب بس حمزہ کا ضبط جواب دے گیا جو کب سے اسکی شاعری سن کر صبر کر رہا تھا،وہ ایک جھٹکے سے اپنی چیئر سے اٹھا اور جیسے ہی وہ شان کو ایک لگانے والا تھا، بر وقت شان کی نظر اُس پر پڑی اتنے خطرناک تیور دیکھ کر دوڑ لگا دی

بھاگ کہاں رہا ہے کمینے آج تیری شاعری کا بھوت میں اُتار کر رہو نگا

حمزہ اسکے پیچھے دوڑتے ہوئے چلا کر بولا اب پورے گراؤنڈ میں شان آگے آگے اور حمزہ اسکے پیچھے پیچھے جو چیز اُسے مل رہی تھی وہ شان پر نشانہ لگاتا چلا گیا اور شان کبھی نیچے جھک کر کبھی سائڈ ہو کر اپنے آپ کو بچاتا

آخرکار حمزہ کے ہاتھ شان لگ گیا حمزہ نے ایک جھٹکے سے اُسے زمین پر گرایا اور دو چار اسکے منہ پر رکھ دیا

کیا کر رہا ذلیل انسان چھوڑ

شان نے اسکا ہاتھ ہٹاتے ہوئے دبی دبی آواز میں چلایا

آج میں تیرے قاتل کے نام سے مشہور ہو کر رہونگا

حمزہ نے اُسے مکہ مارتے ہوئے کہا

یار ہم کچھ مدد کرے تمہاری اسے مارنے میں

صارم نے حمزہ سے کہا

بے وفا بے غیرت شرم کر

شان نے حمزہ اور صارم کو دانت پیستے کہا

بے وفا اور بے غیرت کو بھی کبھی شرم آئی ہے کیا؟

صارم نے زمین پر بیٹھتے ایک ابرو اٹھا کر پوچھا

اچھا یار یہ سب چھوڑ چل ہم کرکٹ کھیلتے ہیں

شان نے حمزہ کو دھکیل کر دور کیا اور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا

کیوں یہ اسٹیڈیم ہے کیا

حمزہ نے طنز کیا

نہیں ہے تو کیا ہوا، ہم بنا دینگے

طلحہ کہے کر آگے بڑھ گیا جہاں جونیئر سٹوڈنٹ کرکٹ کھیل رہے تھے اور ان سے بیٹ

بال چھین کر ایک سائڈ پر کھڑا کر دیا

آج وہ دونوں یونی نہیں گئی تھی وہ اپنے روم میں بیٹھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے گود میں کُشن کے گرد ہاتھ لپیٹے بے تاثر چہرے لئے نہ جانے کن خیالوں میں گم تھی جب نوراس کے روم میں داخل ہوئی اُسے ایسے بیٹھا دیکھ وہ دروازے پر ٹیک لگاے دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹے بہت غور سے اُسے دیکھنے لگی

کیا تمھیں اسکی یاد نہیں آتی

نوراسکے چہرے کو کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو جنت خیالوں سے باہر آئی

تم کب آئی

جنت نے بات پلٹنا چاہا

میرے سوال کا جواب دو

نوراسکی طرف قدم بڑھائے کہا

یاد اسے کرتے ہیں نور جو یاد کرنے کے لئے لائق ہو

جنت نے ایک طرف کُشن رکھتے ہوئے تلخی سے کہا

ضروری نہیں سب ایک جیسے ہو

نور نے اُسے سمجھانا چاہا

جب باپ ایسا ہے تو اولاد کیسی ہو گی

جنت نے تلخی سے کہا

یہ کہا لکھا ہے، باپ ایسا ہے تو وہ بھی ایسا ہو گا مجھے نہیں لگتا وہ ایسا ہے

نور اپنی بات پہ قائم رہی

یہ دنیا ہے نور اس دنیا میں ایسا ممکن ہے سب ہزار چہرے لگائے پھرتے ہے ایک شخص کے کئی روپ ہوتے ہے ہر موڑ پر ایک نیا چہرہ، اور یاد ہے نا نور یہ بات تم نے ہی کہی تھی

جنت نے تلخ بھرے لہجے میں کہا

اب پلزاس بارے میں بات نہیں کرو

جنت نے اُسے پھر سے بولتا دیکھ پہلے ہی ٹوک دیا

تم بھاگ رہی ہو جنت، خود سے بھاگ رہی ہو

نور یہ کہے کر روم سے باہر نکل گئی

ہمم صحیح کہا نور میں خود سے بھاگ رہی ہو

جنت نے ہاتھوں میں سر گراتے ہوئے خود کلامی کی

ناجانے میں کن راہوں پہ کھڑا ہوں

کوئی راہ نظر نہیں آتی

یہ عشق ہے یا کچھ اور ہے

مجھے اب اسکی سمجھ نہیں آتی

از قلم ثانیہ انصاری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلے میں بیٹنگ کرونگا

ذوہان نے ہاتھوں میں بیٹ لیئے کہا

چل نکل تو، جا کر بالنگ کر

طلحہ نے اس سے بیٹ چھین کر اسکی طرف بال اچھالی ذوہان نے منہ بسورا

یہ ناانصافی ہے میں نے بتایا تھا تم سب کو

شان نے احتجاج کیا

ہاں تو

ذوہان نے کہے کر اسکو سائڈ کیا اور بالنگ کرنے لگا

او ہیلو ہم بھی ہے

حمزہ نے اپنی موجدگی کا احساس دلایا

تو میں کیا کروں

طلحہ نے بے نیازی سے کہے کر اُن تینوں کو بھی جونیئر سٹوڈنٹ کے ساتھ کھڑا کر دیا جو

بیچارے اپنے ہاتھ سے بیٹ بال جانے کا غم منا رہے تھے اور دل ہی دل میں ہزار

صلواتیں بھی سنا رہے تھے اب اُن میں اُن تینوں بھی شامل تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے ہم اکیلے کیوں کھیل رہے ہیں

ذوہان نے پوچھا

میری مرضی کھیلنا ہے تو کھیلوں زیادہ بکواس مت کرو

طلحہ کہے کر بیٹنگ کرنے لگا

گدھا

ذوہان بڑبڑا کر بالنگ کرنے لگا اُنہیں کھیلتے کھیلتے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا اور اب تو ذوہان کا

بھی دماغ خراب ہو رہا تھا کیوں کی طلحہ آؤٹ ہو کر بھی زبردستی بیٹنگ کر رہا تھا جونیئر

سٹوڈنٹ اُنہیں نہ جاتا دیکھ خود ہی چلے گئے تھے

چھکا

طلحہ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا ذوہان نے منہ بگاڑا مگر بال پاس سے گزرتے سر مبین کے سر پر لگی، سب سے پہلے شان کی اُن پر نظر پڑی اور کسی کو بنا بتائے وہاں سے بھاگ گیا پھر طلحہ اور ذوہان کی نظر سر پر پڑی دونوں نے تھوک نگلا اور جلدی سے طلحہ نے حمزہ کو بیٹ پکڑایا طلحہ اور ذوہان رفوع چکر ہوگئے اور پھنسے صارم اور حمزہ اُنہیں تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا، وہ کبھی اپنے ہاتھ میں پکڑے بیٹ کو دیکھتے تو کبھی ایک دوسرے کو، سمجھ تو تب آیا جب سر مبین کو سامنے سے آتا دیکھا جن کے ہاتھ میں بال تھی

کیا ہے یہ

سر مبین نے غصے سے بال انکو دیکھاتے ہوئے پوچھا

دونوں نے تھوک نگلتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھا

بال

دونوں نے ایک زبان کہا

کس نے ماری

سر مبین نے بھڑکتے کہا

وہ۔ وہ سر

کیا وہ۔ وہ لگا رکھا ہے

اس بار سر مبین کی آواز اتنی اونچی تھی کی اُن دونوں کو خاموش ہونا پڑا

کیا بیہودہ حرکت تھی یہ

سر مبین نے کاٹدار لہجے میں پوچھا

سر ہم نہیں کھیل رہے تھے

حمزہ نے جلدی سے کہا اِرد گرد کے سارے سٹوڈنٹ مزے سے شوں انجوئے کر رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تم لوگو کی روحیں کھیل رہی تھی

سر مبین نے طنز کیا

ہاں سر

صارم گڑبڑا کر غلط بول دیا دونوں کا تو دل کر رہا تھا ابھی کی ابھی طلحہ کی جان لے لے مگر

اس وقت صرف دل ہی دل میں گالی دینے پہ اکتفا کیا

کیا ہوا سر

ذوہان بھی اُنکی طرف پہونچا اور چہرے پر بلا کی معصومیت سجا کر سوال کیا اُسے دیکھ کر

دونوں کا دماغ گھما

تیری شادی ہو گئی ہے

حمزہ نے جل بھن کر جواب دیا

ارے واہ میری شادی بھی ہو گئی مجھے پتہ بھ۔۔

ذوہان کی زبان کو سر کی دھاڑ نے بند کی

بکواس بند کرو

مبین سر کا تو غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا اتنا غصّہ شاید انہیں پچھلی بار کی حرکت کی وجہ سے آرہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر ہم بکواس کہاں کر رہے ہے

حمزہ کے منہ سے پھسلا اور سر کے غصے میں مزید اضافہ ہوا

کل تم اپنے پر نٹس کے ساتھ آنا آپ سے ملاقات تو اب کل ہی ہو گی

سر نے چبا چبا کر حمزہ سے کہا اور اُسے کڑی نظروں سے گھورتے کلاس کے جانب رخ کیا

حمزہ بیچارہ تو منہ دیکھتا رہے گیا بولنے کی غلطی بھی اسنے اکیلے کی تھی سزا تو بھگتنا ہی پڑے گا

نہ جانے سر مبین کو ہم سے مثلا کیا ہے جب دیکھو پیچھے پڑے رہتے ہے

حمزہ نے کچکچا کر بیٹ زمین پر پٹکتے ہوئے کہا

کیا ہے تماشا ختم

حمزہ نے باقی سٹوڈنٹ سے غصے سے کہا اور ایک ایک کر کے سب جانے لگے

ہاہاہاہاہا

ذوہان جو کب سے قہقہ ضبط کر رہا تھا اب اس کا ضبط جواب دے گیا

بہت ہنسی آ رہی ہے تُجھے ہاں، سب تیری وجہ سے ہوا ہے کمینے

حمزہ نے ذوہان کی گردن دبوچتے کر دانت پیستے ہوئے بولا

چھوڑ بے سالے میرا قاتل بن نا چاہتا ہے کیا

ذوہان نے کھانستے ہوئے کہا اور صارم مزے سے کھڑا ہو کر تماشا دیکھ رہا تھا

ہاں ہاں ہاں بن نا چاہتا ہوں

حمزہ نے چلا کر بولا

مار حمزہ مار یہی کر کٹ کھیل رہا تھا

صارم نے اُسے اور بھڑکایا

یار میں نے کیا کیا ہے، میں نے بال مارا تھا کیا

ذوہان نے اُسے دھکا دے کر کہا، تو حمزہ نے پہلے ذوہان کو دیکھا پھر صارم کو دیکھا اور غور

سے دیکھا

صارم کو اُسے اپنی طرف گھورتا دیکھ کان میں بہت زورزور کی خطرے کی گھنٹیاں سنائی دینے لگی

ایسے کیا دیکھ رہا ہے

صارم تھوک نگلتے ہوئے ایک قدم پیچھے لیتے ہوئے کہا، کیوں کی حمزہ کا تیور دیکھ کر لگ رہا تھا کسی نہ کسی کا قتل کر کے رہیگا

حمزہ صارم کو غصے سے جھپٹنے ہی لگا تھا جب بروقت ذوہان نے اُسے پکڑا

چھوڑ مجھے اسنے مارا تھا بال

حمزہ کی شاید سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو گئی تھی اگر ذوہان اُسے نہ پکڑتا تو صارم کا تو قتل ہو گیا ہوتا

ابے گدھا اس نے نہیں مارا تھا طلحہ نے مارا تھا

ذوہان نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا حمزہ نے صارم کی طرف دیکھا جو زورزور سے ہاں میں سر ہلا رہا تھا حمزہ نے غصے میں لمبے لمبے ڈگ بھرتا طلحہ کو ڈھونڈنے نکل پڑا

کسی کو تباہ نہ ہونے دوں دل ایسا رکھتا ہوں

خود کو کرلوں تباہ خود ہی

ضد میں سب کچھ کر بیٹھتا ہوں

از قلم ثانیہ انصاری

مجھے اثر نہیں کرتا لوگو کی باتوں کا

اب میں اپنی مرضی کا کرتا ہوں

از قلم ثانیہ انصاری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں بھاگ کر مزے سے کینٹین میں بیٹھے بر گر ٹھوس رہے تھی اور ساتھ ساتھ

ہنس بھی رہے تھے

اس گدھے ذوہان کو سکون نہیں ہے اچھا خاصا ہمارے ساتھ بھاگا تھا، لیکن نہیں اُسے

سکون کہاں

طلحہ نے شان سے کہا اور کچھ یاد آنے پر وہ چاروں طرف اپنی نظریں گھما گھما کر دیکھنے لگا

بھاڑ میں بھیج اُسے ہم تو بچ گئے نہ

شان نے بر گر ٹھوستے ہوئے کہا

توکسے ڈھونڈ رہا ہے

شان نے اُسے چاروں طرف دیکھتا پا کر سوال کیا

نہیں۔۔تو

طلحہ گڑ بڑا

اچھا

شان کہے کر پھر کھانے میں مصروف ہو گیا

اچھا میں ابھی آتا ہوں

طلحہ اُسے کھاتا دیکھ کہا اور اٹھ کھڑا ہوا

کہاں؟

شان نے سوال کیا

آ کر بتاتا ہوں

طلحہ کہے کر آگے قدم بڑھا دیا شان کندھے اچکا کر رہے گیا

نظروں کے اشارے سے رخ پر حجاب ہوتا ہے تھوڑا تھوڑا تو ہر کوئی خراب ہوتا ہے

ہے محبت حیات کی لذت ورنہ کچھ لذتِ حیات نہیں

کیا اجازت ہے ایک بات کہوں خیر مگر کوئی بات نہیں

جہاں جہاں وہ ہو سکتی تھی طلحہ نے ہر اُس جگہ دیکھ لیا تھا مگر وہ کہیں نہیں دکھی ڈھونڈتے ڈھونڈتے اسکے پاؤ بھی درد کرنے لگے تھے سانس بھی پھولی ہوئی تھی وہ سانس ہموار کرنے کو رکا پھر کچھ یاد آنے پر اسنے لائبریری کے جانب قدم بڑھا دیے وہ لائبریری کے دروازے پر پہونچا ہی تھا کی سامنے بیٹھی وہ نظر آئی جو ٹیبل پر کتاب رکھے اُلجھی ہوئی اُس میں سر گھسائے گم تھی اُسے دیکھ کر بے ساختہ اسکے لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھری آنکھوں کی چمک واضع ہوئی وہ دروازے سے ہی ٹیک لگائے اُسے دیکھنے میں مگن ہو گیا جو اس وقت وائٹ گھٹنوں سے اوپر فروک پر بلیو جینز پہنے وائٹ ہی ڈوپٹہ لی ئے، بالوں کا اونچی پونی ٹیل بنائے چہرے پر اُلجھن کے تاثرات سجائے بیٹھی تھی، جب ہانیہ کی نظر اُس پر پڑی وہ کتاب سمیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور طلحہ کے جانب قدم بڑھائے

ابھی آنکھوں میں عکس ہے اسکا اور دل میں عشق

پھر دیکھنا لب خاموش ہونگے اور دل میں خلص

از قلم ثانیہ انصاری

انجام کی تلخی کا احساس نہ کر پہلے

پھولوں کی طلب ہے تو کانٹوں سے گزر پہلے

شان جو مزے سے برگر ٹھوس رہا تھا کسی نے اسکے ہاتھ سے جھپٹ کر دور پھینکا اس

اچانک افتاد پر شان بوکھلا ہی گیا اور پھینکنے والے کے جانب دیکھا جہاں غصے سے کھڑا

حمزہ نظر آیا

میرا برگر کیوں پھینک دیا

شان نے صدمے سے حمزہ سے پوچھا

تُجھے بھی پھینک دونگا میں اگر تو نے یہ نہیں بتایا کی طلحہ کہاں ہے

حمزہ نے دانت پیس کر کہا

مجھے کیا پتہ کہاں ہے

شان نے لاعلمی سے کندھے اچکائے

تُجھے نہیں پتہ تیرے ساتھ ہی نا بھاگا تھا

حمزہ دانت پر دانت جمائے بولا

دیکھ شان تُجھے پتہ ہے تو بتادے ورنہ یہ تُجھے چھوڑے گا نہیں

صارم نے کچھ دیر پہلے کا واقعہ یاد کرتے ہوئے کہا

ارے مجھے کیا پتہ کہا ہے

شان نے چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا پھر کچھ یاد آنے پر گویا ہوا

شاید وہ اُسے ملنے گیا ہوگا

شان نے اُن سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

کس سے ملنے

حمزہ نے دانت پیس کر کہا

ارے اُسی کو جسکو دیکھ کو وہ کوما میں چلا جاتا ہے

ذوہان نے اُسکی بات سمجھتے ہوئے بولا

اچھا وہ کہاں ہو گی اس ٹائم

حمزہ نے پوچھا

ہمیں کیا پتہ

اُن سب نے کندھے اُچکائے

ارے وہاں دیکھ ریڈیو

صارم نے خوشی سے کہا تو سب نے حانم کے جانب دیکھا جو ایک چیئر پر بیٹھی مزے

سے فرنچ فرائز کھا رہی تھی

اسکا یہاں کیا کام

حمزہ نے گھور کر صارم کو دیکھا

ابے گدھا یہ بھابھی کی دوست ہے تو اسے پتہ ہو گا نا بھابھی کہاں ہے

صارم نے اُسے بتایا

ہاں چل پوچھتے ہے تب، کبھی کبھی تو بھی دماغ استعمال کر لیتا ہے

شان نے مسکرا کر کہتے ہوئے اسکے جانب قدم بڑھائے

تو کہاں جا رہا ہے

حمزہ کو بھی آتا دیکھ صارم نے کہا

پوچھنے اور کیا

حمزہ دانت پیس کر بولا

اگر تو پوچھنے چلا گیا نہ جو بتانے والی ہو گی وہ بھی نہیں بتائے گی

صارم گھور کر بولا

ہاں اچھا جا جلدی پوچھ کر آؤ تم سب

حمزہ نے سمجھتے ہوئے کہا

یہی رہنا تو

ذوہان نے کہا اور سب اسکی ٹیبل پر پہنچے

ہیلو ریڈیو

ذوہان نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا

ریڈیو کیا ہوتا ہے حانم نام ہے میرا

حانم نے فرینچ فرائز کھاتے ہوئے چبا کر کہا

حانم ہو یا خانم مجھے ایک بات بتاؤں

شان نے ٹانگ پر ٹانگ جمائے حانم سے بولا حانم نے اُسے گھورا

مطلب حانم ایک بات بتاؤں

اسکے گھورنے پر شان نے تصیح کی

کیا؟

حانم نے احسان جتانے والے انداز میں کہا

وہ تمہاری فرینڈ کہاں ہے

صارم مدے پر آیا

کونسی فرینڈ بہت ساری فرینڈ ہے میری

حانم نے کھاتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا

ہانیہ بھابھی کہاں ہے

ذوہان نے جھٹ سے کہا بھابھی لفظ پر حانم کو اچُھو لگی

بھابھی کب بنی تمہاری

حانم نے گھور کر پوچھا تینوں گڑبڑاے

کون بھابھی

صارم نے انجان بنتے ہوئے پوچھا

ابھی تو اس نے کہا ہے ہانیہ بھابھی

حانم نے ذوہان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اسنے ہانیہ بھابھی نہیں ہانیہ باجی کہا ہے

شان جلدی سے بولا کی پھر کوئی مثلا نا ہو جائے

کیا اسکی باجی ہے جو باجی بولے گا

حانم کے تو سوال ہی نہیں ختم ہو رہے تھے

تم سے ایک سوال پوچھا ہے سیدھے سیدھے جواب نہیں دیا جاتا

حمزہ جو کب سے انتظار کر رہا تھا اسکا صبر جواب دے گیا تھا اور وہ اٹھ کر اُنکے پاس آگیا

ہاں نہیں دیا جاتا

حانم نے مزے سے کہا

ریڈیو دیکھوں بہت ضروری کام ہے مجھے اس سے، بتادو وہ کہاں ہے

حمزہ نے خود کو نارمل رکھتے ہوئے کہا

میری فرینڈ سے کیا کام

حانم نے مشکوک انداز میں پوچھا

تم جان کر کیا کروگی

حمزہ نے زچ ہو کر پوچھا

جو بھی کروں، بتاؤ کیا کام

حانم نے آنکھیں سکیڑیں

تمہیں جان کر اچار ڈالنا ہے

حمزہ نے دانت پیس کر کہا

اچار ڈالو یا نہ ڈالوں مرضی میری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حانم نے بھی ترکی باترکی جواب دیا

میں بتاؤیانہ بتاؤمرضی میری

حمزہ نے بھی اسی کے انداز میں کہا

میں توتب ہی بتاؤنگی جب تم بتاؤگے ہانیہ سے کیا کام

حانم نے پھراپنا سوال دہرایا

میں نہیں بتانے والا

حمزہ نے صاف انکار کیا

میں بھی نہیں بتانے والی

حانم بھی ڈھیٹ

جہنم میں جاؤ

حمزہ نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا

تم بھی

حانم نے بھی جل کر کہا

تم موٹی بتاؤ مجھے

تم موٹے نہیں بتاونگی

بھینس

سانڈ

اُلو

گدھا

بیوقوف

بددماغ

چڑیل

جن

ڈریکولا

ڈائین

بس بہت ہو گیا

تینوں نے ایک ساتھ چلا کر کہا

دیکھو حانم بہت ضروری کام ہے بتاؤ ہانیہ کہا ہے

صارم نے حانم سے سنجید گی سے پوچھا حانم نے پہلے اُسے دیکھا پھر اِرد گرد دیکھنے لگی

جیسے کچھ سوچ رہی ہو

لائبریری میں ہے

تھوڑے وقفے بعد حانم بولی

تھینکس

صارم نے کہا اور وہ چاروں لائبریری کے جانب قدم بڑھائے

وہ چاروں کو طلحہ دور سے ہی نظر آگیا تھا حمزہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُڑھ کر اسکے پاس چلا جائے اور خوب پٹائی کرے، اسکے پاس پہنچتے ہوئے ایک اور وجود نظر آیا اُنہیں، ہانیہ کی شکل دیکھ کر وہ سب تھوڑے سے فاصلے پر ہی رک کر اُنکی گفتگو سن نے لگے

او مسٹر آپ مجھے گھورتے کیوں ہے

طلحہ جو اُسے دیکھنے میں مگن تھا اُسے اپنے مقابل دیکھ کر گڑ بڑا گیا

تم یہاں کیا کر رہی ہو

اسنے گڑ بڑا کر پوچھا

یہ سوال تو مجھے آپ سے کرنا چاہیے تھا، آپ یہاں کیا کر رہے ہے

ہانیہ نے آنکھیں سیکڑ کر سوال کیا

میں تمہیں دیکھنے آیا تھا

طلحہ نے بنا سوچے سمجھے سچ اُگل دیا

مجھے دیکھنے؟

ہانیہ نے نہ سمجھی سے پوچھا تو اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا

نہیں میں۔۔میں تو ہاں میں کافی لینے آیا تھا

طلحہ نے گڑبڑا کر کہتے ہوئے آخری میں خوشی سے مسکرا کر کہا جیسے ناحال ہونے والا

میتھ کا سوال حل کر دیا ہو

یہاں اور کافی

ہانیہ نے گھورتے ہوئے کہا تو طلحہ نے پھر غلطی کی

نہیں وہ میں وہ وہ

اُسے بات نا بن پائی

کیا وہ وہ

ہانیہ نے مزید گھورا

یہ لائبریری ہے لائبریری میں کیوں آتے ہیں، بک پڑھنے میں بھی وہی کرنے آیا تھا

طلحہ نے سنبھل کر جواب دیا

اوا چھاتو اندر جا کر پڑھے

ہانیہ نے سمجھنے والے انداز میں کہے کر لائبریری کے باہر قدم بڑھائے ہی تھے سامنے

وہ چاروں کو کھڑے پایا اسکے دیکھنے پر وہ سب اِرد گرد دیکھنے لگے جیسے کچھ ڈھونڈ رہے ہو

عجیب پاگل ہے

ہانیہ بڑبڑا کر آگے بڑھ گئی

طلحہ جانے کے لئے پیچھے مڑا ہی تھا کی اپنے قریب وہ چاروں کو پایا

بڑا ہمت والا نکلا تو بھابھی کے منہ پر ہی کہے دیا" تمہیں دیکھنے آیا تھا"

ذوہان ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ لئے کہا

ویسے یار طلحہ لائبریری میں کب سے کافی ملنے لگی

صارم نے مسکراتے ہوئے طنز کیا

بس کرو یار ذرا بچے کا چہرہ تو دیکھوں کتنے پسینے چھوٹ رہے ہیں بس بھابھی کو دیکھنے ہی تو آیا تھا

شان بظاہر سنجیدگی سے کہا مگر آنکھوں میں صاف شرارت ناچ رہی تھی

تم سب ہٹو بہت بکواس کر لی، مجھے اب کرنے دے

حمزہ نے آستن اوپر چھڑاتے ہوئے طلحہ کی کولر سے پکڑ کر اُسے لے جانے لگا

لے بیٹا مزے، درگت تو اب بنے گی اسکی

صارم نے مسکراتے ہوئے کہا

اور سب حمزہ کے پیچھے چلنے لگے، حمزہ نے ایک خالی کلاس میں لا کر اُسے چھوڑا اور طلحہ

بیچارہ اسکے تیور دیکھ کر تھوک نگلا

کمینے گدھے ذلیل خبیث۔۔

کیا گالی دینے کے لیئے بلایا ہے؟

طلحہ نے اسکی بات بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے بولا

بات سن میری تیرے وجہ سے سر نے مجھ سے میرے پرنٹس کو کل لانے کو بولا ہے

حمزہ نے چبا چبا کر کہا

تو

طلحہ نے معصومیت سے سوال کیا اور اُن تینوں نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

تو کے بچے ابھی بتاتا ہوں

حمزہ نے خطرناک تیور لیے اسکی طرف بڑھنے لگا جب طلحہ نے جلدی سے کہا

اچھا اچھا ٹھیک ہے دور رہے کر بات کر

اب میری بات غور سے سُن، تو میرے باپ کو جانتا ہے اگر میں نے اُنہیں کل یونی لا دیا

نہ میرے ساتھ تم لوگو کی بھی خیر نہیں ہو گی سمجھے

اسنے اپنی بات کہے کر اُن سب سے کہا تو اُن سب نے زور زور سے اس بات میں سر ہلایا، کیوں کی اگر حمزہ نے اپنے ڈیڈ کو یونی میں لا دیا تو یو نہی اگلا پچھلا ہر کارنامہ معلوم ہو جائیگا سر مبین کی عنایت سے، اور پھر جو اُنکے ساتھ ہو گا اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتے تھے

تو میرے پاس ایک پلان ہے

حمزہ نے کہا

کیا سب نے ایک ساتھ پوچھا

یہی کی تو میرا نقلی باپ بن جا

حمزہ نے اطمینان سے کہتے ہوئے طلحہ سے کہا

اوکے

طلحہ نے آسانی سے حامی بھر دی سب نے حیرانی سے اُسے دیکھا جو آرام سے اُنکی بات مان گیا، مگر کون جانے اسکے دل میں تو کچھ اور ہی چل رہا تھا

السلام و علیکم

ریڈرز کیسے ہے آپ سب، ٹھیک ہی ہونگے، میں بھی ٹھیک ہوں

غلطیوں کو نظر انداز کریں کیسا لکھا ہے یہ بتاے، پڑھ کر نکل مت جایا کرے، ذرا ووٹ

اور کمنٹ کر دیا کرے 😊🤗🤗

EPISODE 6

محبت روگ ہوتی ہے، محبت سوگ ہوتی ہے

محبت کے دیوانے کو محبت موت دیتی ہے

محبت ایک جزبہ ہے محبت ایک سے نبھاوں

محبت ہر شخص سے کرنے سے محبت روٹھ جاتی ہے

محبت دل سے ہوتی ہے اسے کرنی نہیں پڑتی

محبت دل کا معاملہ ہے محبت دل سے نبھاؤں

محبت ہر شخص سے ہو جائے محبت وہ نہیں ہوتی

محبت خون کے مانند رگو میں دوڑتی ہی رہتی ہے

از قلم ثانیہ انصاری

کمینہ سالہ منحوس آدمی دھوکے باز

تیرے گالی دینے سے وہ آنہیں جائیگا

صارم نے دانت پیس کر کہا حمزہ کب سے طلحہ اور ذوہان کو گالی دے رہا تھا جو بھاگ گئے تھے کل طلحہ کا آسانی سے حامی بھر نا اب سمجھ آیا تھا وہ آج یونی نہیں آیا تھا اور ذوہان کو ساتھ میں لیکر نہ جانے کہاں چلا گیا تھا

وہ خبیث ایک بار میرے ہاتھ لگ جائے،

حمزہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کرے

اب میں کیا کروں ہاں

حمزہ نے جھنجھلاہٹ اور غصے میں کہا

کرنا کیا ہے، یہ ہے نہ

صارم آرام سے چلتے ہوئے حمزہ کے ساتھ چیئر پر بیٹھ کر شان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

میں نہیں بن نے والا تیرا باپ

شان بدک کر اپنی چیئر سے کھڑا ہو گیا

میں تُجھے باپ بن نے کو کہاں کہے رہا ہوں، میں تو نقلی باپ بن نے کو کہے رہا ہوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمزہ نے اسکا بازوں پکڑتے ہوئے کہا جو اُنکا ارادہ جان کر بھاگنے کے درپہ تھا

یار کرکٹ کھیلی ان دونوں کمینوں نے، بال مارا طلحہ نے، پھنسا تو، اور نقلی باپ میں بنو،

شان نے صدمے و غصے سے کہا

یار تو میرا دوست ہے نہ، تو میرے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتا

حمزہ نے اُسے ایموسنل بلیکمیل کرتے ہوئے کہا

تیرا دوست تو وہ دونوں بھی تھے، وہ دونوں نے کیا کیا؟

شان نے چبا چبا کر کہا

یار بھاڑ میں بھیج انکو، تو بس اسکا نقلی باپ بن سر مبین سے مل اور دفع ہو۔۔ مطلب

مت دفع ہونا

اسکے گھورنے پر صارم نے تصیح کی

نہیں بنے گا تو؟

حمزہ غصے سے بولا

نہیں

ایک لفظی جواب

یار بن جا تو جو کہے گا میں وہ کرونگا پلز بنجا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمزہ اب منت پر اُتر آیا

شان انکار کرنے والا تھا جب کچھ یاد آنے پر اسکی آنکھیں چمکی

جو کہونگا وکریگا

شان نے پوچھا تو حمزہ نے جلدی سے اس بات میں سر ہلایا

سوچ لے

شان نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے لب کاٹتے ہوئے کہا

ہاں ہاں سوچ لیا

حمزہ نے بنا سوچ سمجھے حامی بھر دی

اوکے

چلو تب وہ کہے کر چل دیا وہ تینوں کسی خالی جگہ پر آ گئے اور شان کو نقلی داڑی، مونچھ اور

بال لگاتا، اچھے سے اسکا حلیہ بدل دیا

چلے

حمزہ نے کہاں اور اب اُن تینوں کا رخ پروفیسر مبین کے کیبن کی طرف رخ کیا

کتنا کمینہ ہے بے تو

ذوہان نے طلحہ کو کہا جو کار ڈرائیو کر رہا تھا

جیتنا نظر آتا ہے تُجھے اس سے کئی زیادہ

طلحہ نے ہنستے ہوئے کہا

وہ بیچارہ تیری وجہ سے پھنسا ہے

ذوہان نے ہنستے ہوئے کہا

معلوم ہے مجھے

اسنے ڈھٹائی سے کہا

کمینے چل اب اُتر

طلحہ نے کار ایک ریسٹورینٹ کے آگے روکتے ہوئے کہا

تُجھ سے کم کمینہ ہوں

ذوہان نے کار کا دوڑ بند کرتے ہوئے کہا اور ریسٹورینٹ کے اندر قدم بڑھائے

مے آئی کم ان سر

حمزہ نے پوچھا

یس کم ان

سر نے نظر اٹھا کر دیکھا جہاں ایک جانب حمزہ اور ایک انجان شخص کو پایا

سر یہ میرے ڈیڈ ہے

حمزہ نے شان بنے سہیر آفندی کے جانب اشارہ کیا

بیٹھیے سہیر صاحب

سر نے سہیر آفندی (شان) کو کہا

جی تو بتاے یہاں بلانے کی وجہ

سہیر آفندی (شان) نے چیئر پر بیٹھ کر آواز بھاری کرتے ہوئے کہا، حمزہ ایک سائڈ پر کھڑا تھا

آپکے بیٹے کے متعلق بات کرنی ہے

سر مبین نے حمزہ کو گھور کر سہیر آفندی (شان) سے کہا

آپکے بیٹے نے کل کیا حرکت کی ہے آپکو پتہ ہے، صرف کل ہی نہیں یہ اور انکے دوستیں روز ایسی حرکت کرتے رہتے ہیں

اُنکا جواب سنے بغیر سر نے اپنی کہی

اچھا آپ کہیں مجھے کرکٹ والی بات تو نہیں بتانے کے لیئے بلایا ہے نظر انداز کریں سر یہ تو بچے ہے

سہیر آفندی (شان) نے سر کے کچھ کہنے سے پہلے ہی بات کو نظر انداز کرنے کو کہا

اور سر بیچارے تو صدمے سے اُنہیں ہی دیکھنے لگے اور دل میں آنے والا پہلا خیال (جیسا

باپ ویسا بیٹا)

لگتا ہے آپ کے بیٹے نے آپ کو سب بتا دیا ہے

سر نے آواز کو نرم رکھنے کی کوشش کی

وہ کیا ہے نہ سر میرا بیٹا ہر بات مجھے بتاتا ہے،

سہیر آفندی (شان) نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے جواب دیا حمزہ اپنا سر جھکائے

مسکراہٹ کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا

آپکو تو اپنے بیٹے کو روکنا چاہیے، مگر آپ ہنس کر اُنہیں اور بڑھاوا دے رہے ہے

سر نے طنزیہ کہا

نہیں سر ہم جب سٹوڈنٹ تھے تو ہم سے بھی تو چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہو ہی جاتی تھی

سہیر آفندی (شان) ہلکی مسکراہٹ سے کہا

چھوٹی غلطی تو نہیں ہے

سر مبین نے کہا

آپ کو تو صرف بال لگی ہے نہ ہم نے تو بال بیٹ دونوں مارا تھا وہ بھی پرنسپل کو لیکن شکر تھا کچھ نہیں ہوا

سہیر آفندی (شان) ہنستے ہوئے کہا

کیا آپ ان کے باپ ہی ہے

سرمبین نے اُنکی حرکتوں پر شک کرتے ہوئے کہا سہیر آفندی (شان) کی سانس اٹکی

کیا کہے رہے ہے سر آپ دیکھے ڈیڈ کی حالت

حمزہ نے سہیر آفندی (شان) جانب اشارہ کیا جو جان بجھ کر تیز تیز سانس لے رہا تھا حمزہ نے دل ہی دل میں اسکی ایکٹنگ کو داد دی

کیا ہو رہا ہے آپ کو، آپ نے میری پوری بات نہیں سنی

سرمبین نے سہیر آفندی (شان) کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ کر گھبراتے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے آپکا

سرمبین کی پوری بات سنتے ہوئے سہیر آفندی (شان) نے ویسے ہی سانس لیتے ہوئے پوچھا

میرا مطلب آپ ڈیڈ کم دوست زیادہ لگتے ہے

سرمبین نے بات بدلنے میں ہی عافیت جانی

دوست ہی تو ہے

اُنکی پوری بات سنتے اسکے جان میں جان آئی جب ہلکی آواز میں بڑبڑایا

کیا کہا آپنے

سر نے سہیر آفندی (شان) سے نا سمجھی سے پوچھا

ک۔۔۔کچھ نہیں

سہیر آفندی (شان) نے گڑبڑا کر کہا

اچھا اب میں چلتا ہوں ایک اہم میٹنگ ہے آج

سہیر آفندی (شان) کھڑے ہوتے ہوئے واچ پر نظر گاڑے کہا کیو کہ اب اُسے مزید ہنسی ضبط نہیں ہو رہی تھی

آپ سے مل کر اچھا لگا

سر مبین نے اُن سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

پر مجھے نہیں لگا

سہیر آفندی (شان) جھٹ سے سوچے سمجھے بغیر کہا

آئی مین بہت زیادہ اچھا لگا

سہیر آفندی (شان) جلدی سے تصیح کر کے روم سے باہر نکل گئے

اچھا سر اب میں بھی چلتا ہوں لیکچر کا ٹائم ہو رہا ہے

حمزہ نے سر سے کہا

ایسے کہہ رہے ہو جیسے تم ہی تو ٹاپ کرتے ہو

سر مبین نے جل کر کہا حمزہ نے اپنی بتیسی نمائش کی

جاؤ یہاں سے

سر مبین نے کہا تو وہ روم سے باہر نکل آیا اور شان کو ڈھونڈنے لگا

بس کر بکڑ کتنا کھائے گا

طلحہ نے ذوہان کو ہر بار کی طرح کہا جملہ پھر سے دوہرایا

تو بھی کھا کسی نے روکا ہے تُجھے

ذوہان نے پزا کی ایک سلائز اٹھاتے ہوئے کہا اُسے کہاں کسی کی پرواہ تھی اُسے جو صحیح

لگتا تھا وہی کرتا تھا وہ ذوہان ابراہم خان تھا کسی کی نا سن نے والا صرف اپنی کرنے والا

اب تیرے جیسا تو نہیں کھا سکتا نا

طلحہ نے طنز کیا

ویسے ایک بات بتا اتنا کھاتا ہے تو جاتا کہاں ہے

طلحہ نے پھر سوال کیا، کھا وہ رہا تھا اور ہضم طلحہ کو نہیں ہو رہا تھا

تو ایک بات بتا

ذوہان نے چڑ کر پوچھا

پوچھ

طلحہ نے کہا

تُجھے اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے میرے کھانے پر

ذوہان نے پزا کی آخری سلائس اٹھائی اور ٹیبل پر پڑا کار کی چابی لی اور کھڑا ہو گیا

میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا

طلحہ نے بھی کھڑے ہوتے کہا

اچھا سن اس والٹ میں پیسے ہے تو اپنا اور میرا پیمنٹ کر کے آ میں کار میں تیرا ویٹ کر رہا

ہوں

ذوہان نے اپنی جیب سے والٹ نکال کر اُسے پکڑائی

اتنا بڑا دل تیرے پاس کہاں سے آیا

طلحہ نے حیرانگی سے پوچھا

جلدی آ

ذوہان نے اسکی بات نظرانداز کر کے آگے بڑ گیا

طلحہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کاؤنٹر پر گیا اسنے جیسے پیمنٹ کرنے کے لئے پیسے نکالنے چاہے مگر خالی والٹ اسکا منہ چڑا رہا تھا طلحہ کو خدشہ محسوس ہوا، ایک سیکنڈ کہے کر باہر کی طرف بھاگا اور سامنے ذوہان کو کار میں بیٹھا پایا

یار یہ تو خالی ہے

طلحہ نے ذوہان کے سامنے والی لہراتے ہوئے کہا

پتہ ہے

ذوہان نے اگنسین میں چابی گھماتے ہوئے مسکرا کر کہا

کمینے اگر تو گیا نا اچھا نہیں ہوگا تیرے ساتھ

طلحہ نے اُسکا ارادہ جان کر چبا چبا کر بولا

جا تو پیمنٹ کر میں تو گھر چلا

ذوہان نے کہے کر کار اسٹارٹ کردی

نو تُو ایسا نہیں کرے گا

طلحہ نے تنبیہ کی

میں بالکل ایسا ہی کرونگا

ذوہان دل جلانے والی مسکراہٹ اسکی طرف اچھال کر گاڑی زن سے اُڑا لے گیا

کمینہ منحوس آہ

طلحہ غصے سے کہے کر سامنے کھڑی کار پر اپنا پاؤ مارا مگر الٹا درد اُسی کو ہوا

آج کا تو دن ہی منحوس ہے،اس سے بچنے کے لئے بھاگا تھا یہاں آ کر پھنس گیا

طلحہ بڑبڑاتے ہوئے کاؤنٹر کے جانب بڑھا،پیمنٹ کر کے باہر نکلا

یہ لو اب ٹیکسی میں خوار ہوں

طلحہ جھنجلا کر کہا

شان جو ایک خالی کلاس میں بیٹھا اپنا حلیہ بدلنے والا تھا سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر

اسکی آنکھیں چمکی اور ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ کا احاطہ ہوا وہ آگے بڑھا اور اس وجود

کا ہاتھ اپنے گرفت میں لے کر ایک جھٹکے سے اندر کھینچا

نور نے بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے اُس ادھیڑ عمر کے آدمی کو دیکھا اور ایک جھٹکے سے

اسکے پیٹ میں اپنا پاؤ مار کر اُسے دور دھکیلا شان لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہوا اور نور کو

دیکھ کر ایک جاندار مسکراہٹ نے اسکے لبوں پر بکھری

کون ہو تم

نور نے چبا چبا کر کہا

پہچان لو

شان نے اسکے جانب ایک قدم بڑھائے بھاری آواز میں کہا

پہچان چھپا کر پھرا نہیں کرتے

نور نے اسکی مونچھ پر چوٹ کی جو ٹیڑھی ہو گئی تھی

شان نے نہ سمجھی سے اپنی مونچھ دیکھی اور پھر مسکرا کر مونچھ کو نکال دیا

اب بھی نہیں پہچانا

شان نے اسکے جانب ایک قدم بڑھائے ہونٹوں پر مسکراہٹ مسلسل تھی

نور نے کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے اُسے پہچاننے کی کوشش کی

اففف یار تمہیں میں پہچانا نہیں جا رہا

شان نے جھنجلا کر کہتے ہوئے داڑی اور وگ نکال دی

تم

نور نے اُسے گھورا

ہاں میں

شان نے مسکرا کر کہتے ہوئے اسکے مقابل کھڑا ہو گیا

یہ کیا حرکت تھی

نور نے کہا

بس ایسے ہی

شان نے مسکرا کر کہتے ہوئی کندھے اچھکائے

اگر تمہارے بتانے میں تھوڑی دیر ہوتی نا میں اس ریوالور کی ساری بلٹ تمہارے اندر

اُتار دیتی

نور نے ہاتھ میں پکڑے ریوالور کے جانب اشارہ کیا

تم تو ہو ہی ڈائین اور کیا کر سکتی ہو

شان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا کچھ تھا اسکی آنکھوں میں جو نور کو نظر

چرانے پر مجبور کر گیا

شان۔۔تو

جبھی حمزہ کلاس نے داخل ہوا نور کو دیکھ کر اسکی بات ادھوری رہے گئی نور اور شان کی

بھی نظر اُن پر پڑی

کیا ہے بے کیوں گلا پھاڑ پھاڑ کر چلا رہا ہے

شان نے اُسے کہا

چپ گدھا۔۔

حمزہ کی بات شان نے کاٹی

عزت سے بات کر باپ ہوں میں تیرا

شان نے مصنوعی رعب جھاڑا

نقلی باپ

حمزہ نے تصیح کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کیا دن آ گئے ہے دوست کا باپ بن کر گھوم رہا ہوں

شان نے ہنستے ہوئے کہا

یار ویسے کمال کی ایکٹنگ کی ہے تو نے میری تو ہنسی ہی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی

حمزہ نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا وہ دونوں تو نور کی موجودگی فراموش کر چکے تھے

بس دیکھ لو کبھی غرور نہیں کیا

شان نے کولر جھاڑی

تم دونوں نے سر کو بیوقوف بنایا اب دیکھنا میں یہ سر کو سناؤنگی

اسنے اُن دونوں کی باتوں کو ریکارڈ کر لیا تھا، اب وہ سنا رہی تھی اور وہ دونوں کے چہرے

پر ایک رنگ آرہا تھا تو ایک رنگ جا رہا تھا

نور تم ایسا نہیں کرو گی

شان نے تنبیہ کی

کرونگی میں

نور نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہے کر کلاس سے باہر نکل گئی

اُفف یار، ایک مصیبت جاتی نہیں دوسری آجاتی ہے

حمزہ نے دانت کچکچا کر کہا

آج کا دن ہی منحوس ہے، پہلے تیرا باپ بنا اب اسکا ثبوت کسی اور کے پاس ہے

شان نے دانت پیس کر کہا

یہ سب اس کمینے طلحہ کی وجہ سے ہوا ہے، نہ وہ کھیلتا نا سر کو بال لگتی اور نہ نقلی باپ بن نا پڑتا تُجھے

حمزہ نے کلاس سے نکلتے سارا ملنا طلحہ کے اوپر ڈال دیا

اور یہ صارم کہاں ہے

شان نے پوچھا

پتہ نہیں یار اب، چل لیکچر کا ٹائم ہو رہا ہے

حمزہ نے کہا تو شان نے سر ہلایا اور دونوں کا رخ کلاس کے جانب تھا

وہ چاروں گراؤنڈ میں بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھی جب زویا ہاتھوں میں پانی کی چار چار بوتل لیے آئی اور اُن سب کو کچھ سوچنے کا موقع دیئے بغیر، اُن چاروں پر پانی اڈھیل دیا

وہ سب باتوں میں مصروف تھی ایکدم بوکھلا گئی ہے طوفان کہاں سے آگیا جب نظر زویا پر پڑی تو بات سمجھ آئی سب سے پہلے ہانیہ کو ہوش آیا وہ جو پینٹ کر رہی تھی اسنے پینٹ اُٹھایا اور سارا زویا کے اوپر ڈال دیا زویا اب رنگین بنی کھڑی تھی، اور وہ سب قہقہ لگا کر ہنس رہی تھی،

اب دیکھنا تم سب

زویا نے دانت پیس کر کہا اور واشروم کی طرف بڑھ گئی

اُن دونوں نے جیسے ہی کلاس میں قدم رکھا تھا اُن تینوں کو بینچ پر بیٹھا پایا طلحہ کی شکل دیکھ کر حمزہ کا دماغ گھما مگر طلحہ نے اُسے دیکھ کر بتیسی دکھائی حمزہ اُسے نظر انداز کرتے ہوئے جا کر اُن کے پیچھے والی بینچ پر بیٹھ گیا اور شان بھی اسکے ساتھ بیٹھ گیا

تم۔۔۔

ذوہان کچھ بولتا کی کلاس میں سر داخل ہوئے، ہر طرف خاموشی چھاگئی اب سر بورڈ پر کچھ لکھ رہے تھے

یہ تو کیا کر رہا ہے

حمزہ نے شان سے پوچھا جو کاغذ کا نا جانے کیا کر رہا تھا

ابھی دیکھ لینا جانی

شان نے شیطانی مسکراہٹ سے کہے کر پھر اپنے کام میں مگن ہو گیا، حمزہ کندھے اچکا کر سر کی طرف متوجہ ہو گیا، سارے سٹوڈنٹ سر کی طرف متوجہ تھے جب شان نے کاغذ کا جہاز بنا کر سر کی طرف اچھالا حمزہ تو نہیں دیکھ پایا مگر ذوہان۔ جو بیزاری سے اِرد گرد دیکھ رہا تھا اسکی نظر اس پر پڑھ گئی، اور اب وہ آنکھیں پھاڑے سر کے جانب دیکھ رہا تھا، سر جو لکھنے میں مگن تھے اُنکے سر پر جہاز لگا انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ذوہان آنکھیں پھاڑے اُنہیں کو دیکھ رہا تھا اور سر کے دیکھنے پر وہ گڑ بڑا کر اِرد گرد دیکھنے لگا اسکے ایسا کرنے پر سر کا سارا شک ذوہان پر گیا اور شان تو ایسے بیٹھا تھا جیسے یہ کارنامہ کسی اور نے کیا ہو

اسٹینڈ آپ ذوہان ابراہم خان

سر کی گرجدار آواز کلاس میں گونجی ذوہان نے تھوک نگلا مگر شان کو گھورنا نہیں بھلا جو

اپنا قہقہ بہت مشکل سے ضبط کیئے بیٹھا تھا

یس سر

ذوہان نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

یہ کیا حرکت کی ہے

سر نے کاغذ کا جہاز اسکو دکھاتے ہوئے غصے بھرے لہجے میں کہا

سر میں نے نہیں پھینکا تھا اس نے پھینکا تھا

ذوہان نے شان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پر اعتماد سے کہا جو چہرے پر معصومیت

سجائے بیٹھا تھا

آپ کو شرم نہیں آتی کسی پر الزام لگاتے ہوئے

سر نے خراخت لہجے میں کہا

میں کوئی الزام نہیں لگا رہا سر، اگر آپ کو لگ رہا ہے میں نے کیا ہے تو بیشک آپ مجھے

کلاس سے باہر نکال دے

ذوہان نے چہرے پر سنجیدگی سجائے کہا اصل بات تو یہ تھی، وہ بیٹھے بیٹھے بور ہو گیا تھا

اس لیئے خود ہی اسنے ایسا کہا،اور وہ تینوں بیٹھے معاملہ سمجھنے کی کوشش کررہے تھے، حمزہ کی نظر جب سر کے ہاتھ میں پکڑے جہاز پر گئی،اُسے سارا معاملہ سمجھ آگیا،اور پھر اسنے شان کی طرف دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا،اسکے دیکھنے پر اسنے آنکھ ماری، حمزہ نفی میں سر جھٹک کررہے گیا

گیٹ آؤٹ فرام مائی کلاس

سر نے غصے سے کہا اور ذوہان جو چاہتا تھا وہ ہو گیا وہ مصنوعی افسردہ چہرہ لیئے اپنا بیگ لے کر آگے بڑھ گیا تھوڑی دور جانے کے بعد وہ پیچھے مڑا،اُن چاروں کو دیکھا اور پھر شان کو،اُسے دیکھ کر وہ اسکے لبوں پر مسکراہٹ رینگی اور ایک آنکھ دبا کر کلاس سے باہر نکل گیا، سر پھر سے بورڈ کی طرف متوجہ ہو گئے،اور شان کو بلکل بھی اچھا نہیں لگا رہا تھا ذوہان کا ایسے چلے جانا مطلب اتنی کم بے عزتی ہوئی اسکی،اُسے مزا نہیں آیا، وہ اب کچھ اور سوچ رہا تھا

کچھ وقفے بعد کلاس میں سٹی کی آواز گونجی سر نے پیچھے مڑ کر دیکھا سب کو مصروف دیکھ کر پلٹ گئے

صارم سن

شان نے تھوڑا آگے ہوتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں صارم کو اپنی طرف متوجہ کیا

کیا ہے

صارم جو بہت دھیان سے پڑھنے میں مصروف تھا اسکے مخاطب کرنے پر چڑ کر پوچھا

میں تھوڑی دیر بعد پھر سٹی بجاونگا، تو دھیان رکھنا

شان نے ایسے کہا جیسے بہت اہم بات ہو

بجا، مجھے مت پریشان کر

صارم نے کہے کر پھر پڑھنے میں مصروف ہو گیا

کچھ دیر بعد پھر شان نے سٹی بجائی، سر کا بورڈ پر ہاتھ چلتا رکا،

کون یہ بیہودہ حرکت کر رہا ہے

سر نے خرخت لہجے میں سارے سٹوڈنٹ کو گھورتے ہوئے پوچھا

سر اس نے، میں نے دیکھا تھا سے

شان نے معصومیت سے صارم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا صارم کو حیرت کا جھٹکا

لگا، حمزہ نے شان کو گھورا جو کب سے اسکی حرکتیں برداشت کر رہا تھا، طلحہ اس سب

سے لاتعلق بیٹھا تھا، اور صارم حیرت سے کبھی شان کو دیکھتا تو کبھی سر کو

بتاناپسند کرینگے صارم ذولفقار

سر نے طنزیہ لہجے میں پوچھا

سر یہ جھوٹ بول رہاہے اس نے سٹی بجائی تھی

صارم نے بوکھلا کر جلدی جلدی بولا سر نے شان کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا

نہیں سر میں ایسا کیوں کرونگا

شان کے چہرے پر معصومیت برقرار تھی اسکی معصومیت دیکھ کر تو کوئی بھی اس سے

ایسے حرکت کی اُمید نہیں کر سکتا

جھوٹ۔۔۔سر جھوٹ بول۔۔۔

گیٹ آؤٹ

صارم کی آواز سر کی دھاڑ سے بند ہوئی

پر۔۔

صارم نے کچھ کہنا چاہا

گیٹ آؤٹ

سر نے پہلے سے بھی زیادہ تیز آواز میں کہا صارم نے شان کو گھور کر اپنا بیگ اُٹھایا اور

کلاس سے باہر نکل گیا

اففف یار مجھے مزا نہیں آرہا چل ہم کلاس سے باہر چلتے ہے

تھوڑی دیر بعد شان نے حمزہ سے دھیمے لہجے میں کہا، شان بیٹھے بیٹھے اُکتا گیا تھا حمزہ نے اُسے گھورا

ابھی کلاس ختم ہو جائیگی

حمزہ نے دانت پیس کر کہا پھر جیسے تیسے کر کے وہ بیٹھا رہا، اور کلاس ختم ہوتے ہی وہ ایسے نکلا جیسے اسکے پیچھے غنڈے پڑے ہو

ذوہان جو راہداری سے گزر رہا تھا اُسے ایک جگہ زویا کھڑی نظر آئی جب اسکی طرف پہونچا تو، وہ بہت ساری چاک کو چور کرنے میں مصروف تھی

یہ کیا کر رہی ہو

ذوہان نے نہ سمجھی سے پوچھا

آآآآ

اسکے اچانک بولنے پر زویا ڈر کر چیخ ماری

کیا ہے یار کان کیوں پھاڑ رہی ہو

ذوہان نے کان میں انگلی ٹھوس کر چلایا زویا نے اُسے دیکھا اور اسکی چیخ بند ہوئی

تم؟ ایسے کون آتا ہے

زویا نے گھور کر اُس سے پوچھا اور پھر اپنے کام میں مگن ہو گئی

جن تو ایسے ہی آتے ہے نہیں تم سے بہتر کون جان سکتا ہے

ذوہان نے دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹے کہا

آخر تم نے مان لیا، تم جن ہو

زویا نے فاتحانہ مسکراہت سے کہا

تم نے کہا تھا، ماننا تو پڑے گا ہی

ذوہان نے گہری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا

دیکھوں میرا ہتھیار تیار ہے

زویا نے اُسے چاک کا چور دیکھتے ہوئے کہا

اسکا کیا کرو گی

ذوہان نے پوچھا

دیکھنا تم چلو آؤ

زویا نے کہے کر آگے قدم بڑھا دیئے

شان نکل کر باہر آیا تو سامنے ہی گراؤنڈ میں وہ اُن سب کے ساتھ بیٹھی نظر آئی اور اسکے پاس ہی فون پڑا تھا، شان اسکی طرف آیا، اور بنا پوچھے اسکا فون اٹھالیا نور جو مزے سے ہانیہ کا آرٹ دیکھ رہی تھی، جو وہ کبھی کبھی شوق میں بنایا کرتی، تھی اسکی نظر شان پر پڑی وہ ہاتھوں میں اسکا فون لیئے کھڑا تھا

میرا فون دو

نور جلدی سے کھڑی ہو کر شان کی طرف لپکی

پہلے تم اسکا پاسورڈ بتاؤ

شان نے ہاتھ میں پکڑے فون کو اونچا کرتے ہوئے کہا، وہ تینوں نہ سمجھی سے اُنہیں دیکھ رہی تھی

کیوں بتاؤ

نور نے اُسے گھورا

کیونکہ تم نے میری اور حمزہ کی باتیں ریکارڈ کی تھی

شان نے بھی جواب دیا

یہ کیا ہو رہا ہے

جبھی طلحہ وہاں پہونچا اور اسکے پیچھے حمزہ اور صارم بھی تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا دو میں ڈیلیٹ کر دیتی ہوں

نور نے تحمیل سے کہا اور ہاتھ آگے بڑھایا

نہیں پہلے پاسورڈ؟

شان اپنی بات پہ قائم رہا

اچھا ٹھیک ہے دو میں انلاک کرتی ہوں

نور نے جھنجھلا کر کہا شان نے مسکراتے ہوئے اُسے فون پکڑا دیا لیکن اپنی نظر اسکے فون سے ہٹانا نہیں بھولا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو

نور نے فون انلوک کر کے اسے دیا تو وہ تھوڑا دور جا کھڑا ہوا اور جلدی جلدی ریکارڈر ڈیلیٹ کیا اور اپنے فون میں کال کر کے ہسٹری ڈیلیٹ کر دی

وہاں بھی ڈیلیٹ کر سکتے تھے

نور نے دانت پیس کر کہا اور اسکے ہاتھ سے فون جھپٹ کر واپس مڑ گئی

لیکن جو کرنا تھا وہ تو نہیں کر سکتا تھا نا

شان مسکرا کر اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے خود کلامی کی اور اسکے پیچھے چل پڑا

سنو

زویا نے رازدانی سے ذوہان کو مخاطب کیا

ہمم

ذوہان نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

یہ لو جیسے ہی ہم وہاں پہنچینگے، اُنہیں سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر حملا کر دینا اوکے

زویا نے ذوہان کے ہاتھوں میں چاک کا پاؤڈر دیتے ہوئے کہا وہ دونوں اُن سب سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے تھے

اوکے وچ، مزا آنے والا ہے

ذوہان نے مسکراتے ہوئے کہا زویا نے وچ کہنے پر اُسے گھورا مگر وہ نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا زویا بھی اسکے پیچھے لپکی

ہیلو گائز

وہ دونوں پہنچ کر ایک ساتھ اُن سب کو اپنی طرف متوجہ کیا، اس سے پہلے اُن سب میں سے کوئی کچھ کہتا وہ دونوں پورا پائوڈر اُن سب پر اچھالا ہر طرف دھواں دھواں ہو گیا جب دھند چھٹی تو اُن دونوں کے چھت پھاڑ قہقے گنجے

ہاہاہاہاہا یہ ایلینز کہاں سے آ گئے

زویانے ہنستے ہنستے کہا

ہم نے بنائے ہے

ذوہان نے بھی اسکا ہنسنے میں بھرپور ساتھ دیا

وہ سب کا چہرہ پورا سفید ہو گیا تھا اور بال سفید ہونے کے ساتھ ساتھ کھڑے ہو گئے تھے عجیب آتما لگ رہے تھے سب، جب اسے بھی جی نہ بھرا تو ذوہان نیچے پڑا پینٹ اُٹھایا اور ایک ایک کر کے اُن سب پر خالی کر دیا اب وہ سب رنگین بت بنے آنکھیں پھاڑ کر کھڑے تھے اُن کے چہرے اور کپڑوں پر مختلف رنگ بکھرے تھے اُنہیں پہچاننا مشکل ہو رہا تھا یہ انسان ہے یا ایلینز، ایک تماشا سا لگ گیا تھا سارے سٹوڈنٹ ہنس ہنس کر بے حال ہو رہے تھے کوئی اُنکی ویڈیو بناتا تو کوئی فوٹو کھینچ رہا تھا

یہ دیکھیے گا یزیونیر سٹی میں آٹھ آٹھ ایلینز نے اپنا قبضہ جمایا ہوا ہے نہ جانے یہ آسمان سے یہاں کیسے ٹپک گئے

ذوہان نے فون میں لائیو ویڈیو چلاتا بولا

تو بولے لمبے والے ایلین کیا آپکے کے پرنٹس نے آپ کو گھر سے نکال دیا ہے یا آپ بھاگ کر آ گئے ہے

زویا بک کو فولڈ کر کے مائک بنایا ہوا تھا وہ حمزہ کے آگے کھڑے ہو کر کسے رپورٹر کی طرح سوال کر رہی تھی

بند کرواسے

حانم نے چلا کر ذوہان سے کہا جو سب کا لائیو ویڈیو بنا رہا تھا

آپ نے جواب نہیں دیا لمبے والے ایلین

زویا نے پھر ہنستے ہوئے پوچھا

چپکلی کس جنم کا بدلہ لیا ہے تم نے مجھ سے پوری پر سنیلٹی کا کباڑا کر دیا

شان نے دانت پیس کر کہتے ہوئے ذوہان کے ہاتھ سے فون جھپٹا اور اپنی شکل دیکھ کر خود جناتوں کی طرح ہنسنے لگا

ہیلو گائز میں ایلین، آپ سب کو تجسس ہو رہا ہو گا میں کہاں سے آیا ہوں تو میں بتاتا ہوں میں ایلین کے یو یر فو سے آیا ہوں دراصل میں آیا نہیں ہوں میں بھاگا ہوں وہ کیا ہے نہ مجھے گھومنا تھا ایک ہی جگہ رہے کر بور ہو گیا تھا تو میں اپنے گھر سے بھاگ گیا اور بے مقصد سڑک پر دوڑنے لگا جب اچانک سڑک دو حسو میں بٹ گئی اور میں گرتے گرتے یہاں پہنچ گیا، آپ کو پتہ ہے جب میں گر رہا تھا تو میں نے ہر جگہ دیکھا تھا مجھے بہت مزا

آیا تھا دل کر رہا تھا میں ویسے ہی آسمان میں اٹکا رہوں لیکن میں زمین پر ٹپک گیا، یہاں

بھی مجھے بہت مزا آرہا ہے، آپ انسانوں سے مل کر

شان ایسے بتا رہا تھا جیسے وہ ایلین ہی ہو، اُن سب کو تو پہلے اُنکی حرکت پر غصہ آرہا تھا مگر

اب مزا آرہا تھا

میں بھی کچھ کہنا چاہونگا مسٹر اینڈ مس انسانوں

صارم نے کہے کر شان کے ہاتھ سے فون جھپٹا

کیسے ہو انسانوں مجھے آپ سب سے مل کر بہت اچھا لگا، لیکن میں تو آپ سب سے ملا ہی

نہیں ہوں، خیر کوئی بات نہیں پھر بھی مجھے اچھا لگا، وہ کیا ہے نہ میں اکثر بے کار چیز کو

دوسرے کا دل رکھنے کے لیے اچھا کہے دیا کرتا ہوں، لیکن مجھے وہ اچھا نہیں لگتا، اب

دل رکھنے کے لئے ایسا تو کر ہی سکتا ہوں، خیر چھوڑیے میں بھی نہ جانے کیا کیا باتیں

لے کر بیٹھ گیا، چلیے میں آپ سب سے ان سب کا تعارف کروا دیتا ہوں، ان سے ملئے

یہ ہے شان ظفر علی "دی فینس بیز نیسمین" ظفر علی کی اکلوتی اولاد جو بڑی نکمی ہے اور

منحوس ہے اور، اور مجھے اسکے بارے میں بتانے کا دل نہیں کر رہا، چلیے آپ سب ان

سے ملے یہ حمزہ شہیر آفندی یہ ایک نمبر کا منحوس ہے، شان سے بھی زیادہ منحوس،

جیتنا ہو سکے اتنا کم اسکا چہرا دیکھیے گا،اکچول۔۔۔

صارم کے ایسے تعارف کروانے پر حمزہ نے اُسے گھورا اور اسکے ہاتھ سے فون جھپٹا

ہیلو معذرت کی اس موٹے نے میری شان میں گستاخی کی پر آپ سب برا ماننے میں اتنا اچھا ہوں آپ سب تو جانتے ہی ہونگے،میں جہاں بھی جاؤں وہاں بہار آجائے سارے پھول کھل جائے،برسات ہو جائے،اب مجھے شرم آرہی ہے خود کی تعریف کرتے ہوئے خیر چھوڑے میں آپ سب کی جھوٹی تعریف کردیتا ہوں،مجھے لگتا ہے آپ سب بہت خوبصورت ہونگے،آپ سب کے پاس عقل ہوگی،دماغ ہوگا،مجھے دماغ سے ایک بات یاد آگئی،اسے دیکھے سب،اور غور سے دیکھیے،ہاں ہاں یہ وہی ہے جسکے پاس دماغ نہیں ہوتا،عقل نام کی چیز نہیں ہوتی،جی جی یہ وہی ہے گدھی اُلو۔۔۔

حانم کو اپنے بارے میں یہ سب سن کر تپ چڑی اسنے فون جھپٹا

ہیلو،یہ یویر فو کا سب سے سڑا ہوا ایلین اگر سڑی ہوئی چیز بھی اسے دیکھ لے نہ وہ سڑ سڑ کر اور سڑا ہو جائے،اس سے آپ تو سمجھ ہی گئے ہونگے کتنا سڑا ہے یہ،آپ کو پتہ ہے، آپکو بھلا کیسے پتہ ہوگا میں نے تو ابھی تک آپکو بتایا ہی نہیں چلو اب بتا دیتی ہوں یہ جو کہے رہے تھے کی یہ منحوس ہے بلکل ٹھیک کہے رہے تھے اگر یہ کسی خوبصورت جگہ چلا

جائے نہ وہ بدصورتی میں تبدیل ہو جائیگی، اگر ہرا بھرا جگہ چلا جائے نہ تو وہاں وحشت طاری ہو جائیگی، سارے درخت کے پتے جھڑ جائینگے، سارے پھول مرجھا جائینگے، روشنی میں رہے تو وہاں اندھیرا ہو جائیگا، خوشیاں رہیگی تو وہاں غم میں بدل جائیگا اور۔۔

حانم جو پورے گراؤنڈ کا چکر لگاتے ہوئے بولے جاتے رہی تھی کیونکہ اسکے پیچھے حمزہ پڑا تھا وہ اُسّے فون چھین نے کی کوشش میں تھا، اتنی تعریف کے بعد کوئی بھی شخص ایسا ہی کرے گا، اور آخرکار وہ فون چھین نے میں کامیاب ہو گیا

مجھے دے تو ذرا فون

طلحہ نے کہے کر حمزہ سے فون جھپٹا

ہیلو گایز آپ سب تو مجھے جانتے ہی ہونگے میں زبیر انڈسٹریز کا اکلوتا وِنر طلحہ زبیر عزیز۔۔

حانم نے اُسے فون جھپٹا جس سے اسکی بات ادھوری رہے گئی

میرا فون ہے یہ کوئی مٹھائی کا ڈبا نہیں ہے جو تم سب جھپٹ رہے ہو

ذوہان دانت پیس کر بولا

ڈبا سے کم بھی نہیں ہے

حانم تنک کر بولی

یار اسی ہزار کا فون ہے یہ ڈبا کہاں سے دکھ رہا ہے

ذوہان صدمے سے بولا اور جبھی جنت نے حانم کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا ذوہان نے

اُسے گھورا

کیا ہے ایسے کیا گھور رہے ہو

جنت نے اُسے گھور کر پوچھا

فون دو میرا

ذوہان نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا

مت دینا

جبھی شان بولا

کیوں تمہارا ہے کیا جو منا کر رہے ہو

ذوہان دانت پیس کر بولا

فون دو ذرا بہت آواز نکل رہی ہے اسکی

شان نے جنت کے سامنے ہاتھ کرتے ہوئے ذوہان کو گھور کر بولا جنت نے اُسے فون

پکڑا دیا

توڑ دو فون، اس نے ہی ہمارا حلیہ خراب کیا ہے

جبھی ہانیہ وہاں آکر غصے سے بولی

او ہیلو صرف میں نہیں تھا، تمہاری فرینڈ بھی تھی

ذوہان تپ کر بولا

لیکن میرا پینٹ والا آئیڈیا نہیں تھا سمجھے

زویا نے دانت پیس کر کہا

پاؤڈر والا تو تھا نا

ذوہان نے بھی ترکی بترکی جواب دیا

میں نے تم سے نہیں کہا تھا میرا ساتھ دو

زویا تڑک کر بولی

ہاں تو تمہاری شکل دیکھ کر لگ رہا تھا تمہیں مدد کی ضرورت ہے

ذوہان نے سکون سے کہا اُسے مزا آتا تھا زویا کو تنگ کرنے میں

میں نے تم سے کہا تھا

زویا تیز آواز میں بولی

ہاں تم نے ہی مجھے پاؤڈر پکڑایا تھا

ذوہان اسے زیادہ تیز آواز میں بولا

تو تمہیں بھی تو مزا آرہا تھا

زویا چیخ کر بولی

ہاں آرہا تھا تو، میں نے نہیں نہ کہا تھا یہ سب کرنے کو

ذوہان بھی چیخ کر جواب دیا

تم سارا الزام مجھے نہیں دے سکتے

زویا اور زیادہ چیخی

تمہیں ہی دونگا میں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذوہان اور تیز چیخا

میں۔۔

چپ چپ ایکدم چپ

زویا کچھ کہنے والی تھی جب وہ سب ایک ساتھ چیخ کر بولے

کیا ہے کان پھاڑنا ہے کیا ہمارا

صارم نے کان صاف کرتے ہوئے کہا

سنو سنو ایک خوشخبری ہے

تبھی کوئی چیختا ہوا اُن سب کے پاس آیا

کیا ہے چیخ کیوں رہے ہو

طلحہ اتنا زور کا چیخا تھا کی آنے والا شخص بھی اچھل پڑا

آج میرا کان فٹ جائیگا

نور نے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا

اب پھوٹوں بھی منہ سے

شان جھنجھلا کر بولا اور زمین پر بیٹھ گیا باقی سب بھی زمین پر بیٹھ گئے

ہاں مجھے بتانا تھا کی یونی سے ٹریپ جا رہی ہے

ارسل جو طلحہ لوگوں کا کلاس فیلو تھا وہ خوشی سے بولا

کیا؟

سب چیخ کر ایک ساتھ بولے

آہستہ بولو یار میرا کان پھاڑنا ہے کیا

ارسل کان میں انگلی ٹھوستے چیخ کر بولا، اُن سب نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور

زندگی سے بھرپور اُن سب کا قہقہ گنجا

کالی اندھیری رات میں ہر طرف خوف طاری تھا، آسمان میں گھرے کالے بادل گھیرے تھے جس سے چاند چھپا تھا، کوئی بھی تارا جگمگاتا دکھائی نہیں دے رہا تھا، ہر طرف اندھیرا تھا، کسی بھی شے کا نام ونشان نہیں تھا، لیکن ایسے میں اس جگہ صرف دو ہیولا نظر آرہا تھا ایک فیکٹری کے آگے کھڑا تھا اور ایک فیکٹری سے تھوڑا دور کھڑا تھا اُنکے ہاتھ میں بم تھا، دور سے ہی اس فیکٹری سے شراب کی بو آرہی تھی،

احتیاط سے کام کرنا اوکے

ایجنٹ 401 نے کان میں لگے بلیو توتھ کے ذریعے ایجنٹ 120 سے کہا

پتہ ہے مجھے، بچا نہیں ہوں میں

ایجنٹ 120 چڑ کر کہا تو ایجنٹ 401 کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری وہ نفی میں سر جھٹک کر رہے گیا

اور بومب کو فیکٹری کی طرف اچھال کر دونوں تھوڑی دور پر جا کھڑے ہوئے اور ہاتھ میں پکڑے ریموٹ کے بٹن کو دبا دیا، ایک زوردار دھماکہ ہوا، آگ کالا وا اٹھا، ہر طرف دھواں دھواں ہو گیا، اور انسانوں کی دردناک چیخ نکلی، آگ اب مدھم ہو چکی تھی، صرف چنگاریوں اور انسانوں کی تڑپنے کی آواز خاموشی میں خلل کر رہی تھی وہ دونوں مسکراتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے اگر کوئی نرم دل والا شخص دیکھ لیتا تو

وہ وحشت سے وہی بے ہوش ہو جاتا لیکن یہ کوئی معمولی شخص تھوڑی تھے،اور پھر سب ویساہی چھوڑ کر کار میں بیٹھ کر منزل کو رواہوئے

رات گئی صبح کا آغاز ہوا،ایک اور دن گزراایک اور دن کا آغاز ہوا، سردی کا موسم، کالے بادل سے گھیرا آسمان، ٹھنڈی ٹھنڈی تیز ہوا،پرندے آسمان میں پنکھ پھیلائے اڑ رہے تھے،پر سکون ماحول،وہ سب بس میں بیٹھے تھے دلّی سے چنڈیگڑھ جانے میں ابھی وقت تھا

یار میں بور ہو رہاہوں گانا گاؤں میں

ذوہان بیٹھا بیٹھا بور ہو گیا تھا جب وہ بولا

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں گانے کی سن چکے ہیں ہم تمہارا گانا

زویا نے پہلے ہی اُسے ٹوک دیا

کوئی بات نہیں میں گالیتاہوں

شان نے کہا،اور گانے ہی والا تھا جب جنت بولی

کیا گاؤں گے

مہندی ہے رچنے والی

ہاتھوں میں لپسٹک لگا لی

ایک ہی لائن میں اُن سب کے قہقے گونجے

یار تونے تو سارا گانا ہی بدل کر رکھ دیا

صارم نے ہنستے ہوئے کہا

اب اتنا برا بھی نہیں گایا تھا میں نے جو تم سب ہنس رہے ہو

شان نے منہ بسورتے ہوئے کہا

اب مکھیاں بھی نہ جانے کسکو بلانے لگتی ہے، کیسی تھی وہ لائن ہاں !!'کہے مکھیاں اب چلی آ'' ہاہاہاہا

حانم نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا

مجھے کیا پتہ کیا ہے، جو مجھے سنائی دیتا تھا وہی گایا تھا میں نے

شان نے منہ بسور کر کہا

تمہیں تو گانا کی ٹانگے توڑنی اچھے سے آتی ہے

ہانیہ نے کہے کر قہقہ لگایا

ایسا گانا گایا ہے کی، گانا بھی سُن کے خودکشی کرلے

نور نے ہنستے ہوئے کہا

بس بس بہت ہو گیا اتنی بے عزتی کافی ہے

شان نے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا

کوئی تو گانا گاؤ میں بور ہو رہی ہو

حانم نے سب کو دیکھتے کہا

طلحہ گانا گائیں گا، تم سب کو پتہ ہے یونی میں کوئی بھی فنکشن پڑتا تھا تو سب اس سے ضد کرتے تھے گانے کے لئے

حمزہ پر جوش انداز میں کہا

نہیں میں نہیں گانے والا

طلحہ نے جھٹ سے کہا

گاؤں نہ ہم بور ہو رہے ہے

ہانیہ نے کہا

ٹھیک ہے

طلحہ کو حامی بھرنی ہی پڑی، وہ کیسے اسکے کہنے پر منا کر سکتا تھا

اہم اہم

اُن چاروں نے شرارتی مسکراہٹ لیئے طلحہ کو دیکھتے ہوئے گلا کھنکھارا

لیکن میں گٹار کے بغیر گانا نہیں گاتا

طلحہ نے اُن سب کو نظر انداز کرتے ہوئے مثلاً بتایا

یہ لو میں گٹار لایا ہوں

جبھی اُن سب کا یونی فیلو نے طلحہ کو گٹار پکڑائی

طلحہ نے گٹار پر اُنگلیاں پھیری ایک دھن بجی، نظر بھٹک بھٹک کر ہانیہ پر جا رہی تھی جو

اُسکا گانا سن نے کے لئے تجسس سے بیٹھی تھی

میں نے جب دیکھا تھا تجھ کو

رات بھی یاد ہے وہ مجھ کو

تارے گنتے گنتے سو گیا

طلحہ کی نظر ہانیہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھی وہ بیخودی میں اُسے ہی تکتا رہا

دل میرا دھڑکا تھا کس کے

کچھ کہا تھا تو نے ہنس کے

میں اُسی پل تیرا ہو گیا

ہانیہ کو کسی کی نظروں کی تپیش مسلسل اپنے چہرے پر پڑتا دیکھ اُس نے سامنے دیکھا،

جہاں طلحہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا، ہانیہ کے دیکھنے پر بھی اسنے نظر نہیں ہٹائی

آسمانوں پر جو خدا ہے

اس سے میری یہی دعا ہے

چاند یہ ہر روز میں دیکھوں

تیرے ساتھ میں

یہ مجھے ایسے کیوں گھور رہے ہے،

مسلسل اُسے اپنی طرف دیکھتے پا کر ہانیہ نے جھنجھلا کر سوچا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنکھ اٹھی محبت نے انگڑائی لی

دل کا سودا ہوا چاندنی رات میں

او تیری نظروں نے کچھ ایسا جادو کیا

لٹ گئے ہم تو پہلی ملاقات میں

گانا ختم ہونے پر اسنے بمشکل اپنی اس پر سے نظر ہٹائی، اب تالیوں اور سٹی کی آواز گنج رہی تھی

نظروں کو ذرا کنڑول میں رکھ بے شرم

صارم نے ہلکی آواز میں کہا

مشکل کام کہے دیا تو نے

طلحہ نے مسکرا کر کہتے ہوئے اُسے دھکا دیا

مجھے حیرت ہے

حانم نے حیرت سے کہا تو سب اُس کی طرف موتوجہ ہوئے

کیا

طلحہ نے نا سمجھی سے پوچھا

یہی کی آپ تو اچھا خاصا گا لیتے ہے، یہ دونوں کیوں پھٹا ڈھول کی طرح گاتے ہے

حانم نے حیرانگی سے پوچھا تو سب نے اپنی مسکراہٹ چھپائی، لیکن طلحہ نے مسکراہٹ چھپانے کی کوشش نہ کی، ذوہان اور شان صدمے سے اُنہیں ہی دیکھ رہے تھے، اُنکی شکل دیکھ کر سب کے قہقے گُنجے

یار ہماری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے

ذوہان نے شان کے کندھے پر سر رکھتے ہوئی صدمے سے کہا

ہم نے ایک بار گانا کیا گا لیا تم سب تو بار بار مذاق ہی بنا رہے ہو ہمارا

شان تڑخ کر بولا

گانا تو نہیں گایا تھا، ایسے گاتے ہے گانا؟

نور نے فون میں گھسے مصروف سے انداز میں کہا

تم سب مجھ سے بات مت کرو

شان نے کہے کر منہ پھیر لیا

بات کہاں کر رہے ہیں، ہم تو مذاق بنا رہے ہے

زویا نے ہنستے ہوئے کہا

چپکلی تم بولو مت

شان دانت پیس کر بولا

یہ چپکلی کیا ہوتا ہے، آپ تو گھر کہتے ہی ہے، اب ان لوگو کے سامنے تو نہ کہا کرے

زویا منہ بسورتے بولی

کیا کروں یار جب تک تمہیں چپکلی نہ کہے لو، تب تک میرا دن نہیں گزرتا

شان نے ہنستے ہوئے کہا زویا صرف منہ بسور کر رہے گئی

یہ کیا کھا رہا ہے تو مجھے دے

صارم نے حمزہ سے کہا جو بیٹھا اکیلے اکیلے بر گر ٹھوس رہا تھا، اسکے مانگنے پر حمزہ نے بر گر

پیچھے کیا

کیوں دوں میں اپنا بر گر

حمزہ کہے کر کھانے ہی والا تھا جب صارم نے اسکے ہاتھ سے بر گر جھپٹ لیا اور کھانے لگا، حمزہ غصے سے اٹھا اور اسکے ہاتھ سے بر گر چھین نے لگا

یہ دونوں جنگلی ہر جگہ اپنا اصلی روپ دیکھا دیتے ہیں

طلحہ نے دانت پیس کر کہا

اسی چھینا چھپٹی میں بر گر اُنکے ہاتھ سے چھوٹا اور پاس بیٹھی جنت کے چہرے پر جا گرا، جنت جو گانا ختم ہونے پر مزے سے کانوں میں ہینڈ فری لگائے آنکھ مندے بیٹھی تھی، کچھ گرنے پر بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی صارم کو دیکھ کر اسکا دماغ گھما

تمہارا مثلا کیا

جنت تیز لہجے میں بولی

بہت سارے ہے، کون کون سے بتاؤں

صارم کو تو پہلے ہی بر گر جانے کا غم تھا، اسکے ایسے پوچھنے پر وہ بھی اس سے زیادہ تیز آواز میں بولا

تم۔۔ تم گدھے، اُلو کے پٹھے، خبیث،۔ذلیل کونسی دشمنی ہے تمہیں مجھ سے، جب دیکھوں میرے پیچھے پڑے رہتے ہو

جنت اس بار چیخ کر بولی، نہ جانے اُسے اتنا غصّہ کس بات پر آیا تھا

تم کیا ہو، خون پینے والی ڈائن، گوشت کھانے والی چڑیل، دماغ خراب کرنے والی

بد دماغ، تم جہاں بھی جاؤ گی لوگ تمہاری شکل دیکھ کر وہی مر جائیں گے

صارم بھی چیخ کر بولا

سب مر جائینگے تم کیوں نہیں مرے ابھی تک

جنت چیخی

تم جیسی چڑیل کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے

صارم بھی چیخا، وہ سب اپنے کانوں میں انگلی ٹھوسے بیٹھے تھے

ہاں کیسے اثر ہو گا تم بھی تو اسی کیٹگری سے تعلق رکھتے ہو

جنت چیخی

تمہیں پتہ ہے تم بد تمیز ہو

صارم نے دانت پیس کر کہا

ہاں مجھے پتا ہے مجھ میں تمیز نہیں

جنت نے بھی ڈھٹائی سے جواب دیا

دل تو کر رہا ہے تمہیں اس بس سے دھکا دے دوں

صارم دانت کچکچاتے بولا

دل کی خواہش دل میں ہی رکھو، کیونکہ تمہاری یہ خواہش پوری نہیں ہونے والی

جنت نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا جو صارم کے غصے میں مزید اضافہ کر رہا تھا

تم جا کر اپنی شیٹ پڑ بیٹھوں، اپنی شکل مت دکھاؤں مجھے

صارم کہے کر خود اپنی شیٹ پڑ بیٹھ گیا

ہنہہہہ

جنت منہ بگاڑ کر شیٹ پر بیٹھ گئ

عنقریب لگ رہا ہے میں بہری ہونے والی ہوں

نور کان کو مسلتے ہوئے بولی

چیخ چیخ کر دماغ خراب کر دیا ہے ان دونوں نے

حمزہ بگڑے موڈ کے ساتھ بولا

دھیمے لہجے میں بھی بات ہو سکتی ہے

ہانیہ نے اُن دونوں سے کہا

کہاں سے لگ رہا تھا یہ بات کر رہے تھے

شان نے اُن دونوں کو گھورتے کہا

چیخ رہے تھے چیخ

ذوہان نے تصیح کی

کوئی خیال ہی کر لو، گھر نہیں ہے یہ جو تم لوگ جنگلیوں کی طرح لڑنا شروع ہو جاتے ہو

زویا نے اپنا سر شیٹ کی پشت سے سر ٹکائے ہوئے کہا

تمیز نام بھی کوئی چیز ہے، جو تم دونوں میں بلکل نہیں پائی جاتی

طلحہ نے اُنہیں گھورتے ہوئے کہا

ویسے تم لوگوں کو لڑے بغیر نہیں رہا جاتا کیا

حانم نے دانت پیس کر کہا

نہیں

دونوں نے چڑ کر کہا

پتہ ہے بتانے کی ضرورت نہیں ہے

حانم نے کہے کر کان میں ہینڈ فری لگالیا

میں۔۔

یہ۔۔

چپ ایک دم چپ تم دونوں کی آواز نہ آئے

وہ دونوں کچھ بولتے کی، جب طلحہ نے پہلے ہی خاموش رہنے کو کہا دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ہنہھہہ کہے کر منہ پھیر لیا، ایسے ہی ہنستے مسکراتے، لڑتے جھگڑتے، ہلا گلا کرتے سب اپنی منزل کو پہنچے

اسلام و علیکم سر

ایجنٹ 120 نے کال کرتے ہوئے سلام کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم السلام بیٹا

شفقت بھری آواز اسکے کانوں میں گونجی

کیسے ہے آپ سر

اس نے اُنکا حال حوال پوچھا

الحمدللہ تم کیسے ہو

اُنہوں نے جواب کے بعد سوال کیا

میں بھی ٹھیک

مختصر جواب

وہاں کا موسم کیسا ہے

اسنے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ لی ئے کہا

جیسا ایک ہارنے والو کا ہوتا ہے

جواب بھی ویسا ہی آیا

ہنہہ ابھی کہاں سرا ابھی تو بہت کچھ کرنا ہے

اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی

زیادہ جذباتی مت ہو

اُنہوں نے اُسے سانت کرنا چاہا وہ اچھے سے جانتے تھے اسکے اندر کتنا درد چھپا ہے

اچھا سر اپنا خیال رکھنا رکھتا ہوں میں اب

وہ اُنکی باتوں کو نظر انداز کرتا اُنکا جواب سنے بغیر کال کٹ کر دیا

جے ڈبلیو میریٹ (ہوٹل) پہنچتے ہی سب اپنے کمرے میں آرام کے لیے چلے گئے، تین دن روکنا تھا تو سب پہلے آرام کرنے لگے، پھر رات میں گھومنے جانا تھا اُن سب کو،

ابھی وہ لوگ لنچ کر کے اپنے اپنے روم میں بیٹھی تھی

کیا ہے یار اتنی دیر سے دیکھ رہی ہوں آئینے کے سامنے کھڑی ہو، اب تو آئینہ بھی ایک شکل دیکھ کر کوفت میں مبتلا ہو گیا ہوگا

نور نے جھنجھلا کر حانم کو کہا جو کب سے آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی شکل بگاڑ بگاڑ کر دیکھ رہی تھی

یہ پاگل عورت، کر کیا رہی ہے

جب جنت کی نظر حانم پر پڑی تو وہ حیرت سے بولی

دیکھو تم دونوں میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں نظر نہ لگ جائے

حانم نے اُن سب سے ایسے کہا جیسے بہت اہم بات ہو، خود اپنی تعریف کر کے خود نظر اُتاری

تم دونوں ماشاللہ بولو

حانم نے مڑ کر اُن دونوں سے کہا

کیوں

دونوں نے نا سمجھی سے گویا ہوئی

کیونکہ مجھے پتہ ہے میں بہت اچھی لگا رہی ہوں، تم دونوں ماشاءاللہ بولو ورنہ نظر لگ جائیگی

حانم نے پہلے آنکھیں پٹپٹا کر پھر حکم دیا

میں نہیں بولونگی ماشاءاللہ

نور نے کندھے اچکاتے کہا

کیوں

حانم نے ایک ابرو اٹھا کر پوچھا

کیونکہ مجھے تو نہیں لگ رہی ہو پیاری

نور نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے ایک آنکھ مار کر کہا

کیا سچ میں جنت میں نہیں لگ رہی پیاری

حانم نے جنت کی طرف رخ کرتے ہوئے پوچھا

ہاں، نہیں لگ رہی ہو پیاری پوری چڑیل لگ رہی ہو

جنت کہے کر صوفے پر بیٹھ گئی

تم دونوں جھوٹی ہو، میں ان سے پوچھتی ہوں ابھی

حانم کہے کر بیڈ کے جانب بڑی جہاں ہانیہ اور زویا سوئی ہوئی تھی

ہانیہ اٹھو، اٹھو ہانیہ، زویا تم اٹھو

حانم نے باری باری دونوں کو اُٹھانا چاہا وہ ٹس سے مس نہ ہوئی

یہ دونوں تو اٹھ نہیں رہی ہے اب کیا کرو

حانم نے پریشانی سے اُن دونوں سے پوچھا جو اپنی مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

وہ جگ ہے نا

جنت نے بیڈ کے پاس رکھا جگ کے جانب اشارہ کیا، حانم نے سمجھتے ہوئی جلدی سے جگ اُٹھایا اور پورا پانی اُن دونوں پر ڈال دیا

میں ڈوب گئی، میں مجھے بچاؤ

زویا نے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے اٹھ بیٹھی

اے پاگل کہیں نہیں ڈوب رہی تم

ہانیہ جو اٹھ گئی تھی وہ اسکے بال کھینچتے ہوئے بولی

آہ یہ کیا کر رہی ہو

زویا نے نیند سے جاگتے ہوئے ہانیہ سے غصے میں کہا

کیوں جگایا تم نے مجھے

زویا نے اپنا بال اور کپڑے کو دیکھتے ہوئے دانت پیس کر ہانیہ سے پوچھا

میں نے نہیں جگایا سمجھی

ہانیہ نے بھی اسکے ہی انداز میں جواب دیا

چپ ہو جاؤں میں نے جگایا ہے تمہیں

حانم نے جگ رکھتے ہوئے کہا

کیوں جگایا

زویا نے چلا کر پوچھا ایک تو پیاری نیند سے جگایا اوپر سے اطمینان سے بتا رہی تھی

یار چلاو تو نہیں بس ایک سوال پوچھنا تھا

حانم نے کہے کر پیچھے اُن دونوں کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی

کیا پوچھنا تھا جلدی پوچھ

ہانیہ نے کہا

یہ بتاؤ میں اچھی لگ رہی ہوں نا

حانم نے مسکراتے ہوئے پوچھا

یہ پوچھنے کے لیئے جگایا ہے تم نے مجھے

ہانیہ نے دانت پیس کر پوچھا تو حانم نے مسکراتے ہوئے جھٹ سے ہاں میں سر ہلایا

منحوس عورت

زویا نے اسکے منہ پر کُشن مارا اور لیٹ گئی، جنت نے قہقہ لگایا حانم نے اُسے گھورا

یہ کیا عورت عورت لگا رکھا ہے تم دونوں نے، کوئی پاگل عورت تو کوئی منحوس عورت

کہے رہا ہے

حانم کا بھی دماغ گھما

تمہیں مثلاً کس بات کا ہے پاگل یا منحوس کہنے کا یا پھر عورت کہنے کا

جنت نے ہنستے ہوئے پوچھا

میں عورت لگ رہی ہوں تم دونوں کو

حانم نے روہانسے لہجے میں کہا

یعنی تم پاگل اور منحوس ہو

نور نے کہا حانم نے فوراً نفی میں سر ہلایا

تو پھر دکھ صرف عورت کہنے کا کیوں ہو رہا ہے

نور نے سوال دغا

نہیں منحوس اور پاگل کا بھی دکھ ہو رہا

حانم نے جھٹ سے جواب دیا

کیا تم پاگل منحوس اور عورت ہو

نور نے ایک اور سوال کیا

نہیں

حانم نے جھٹ سے جواب دیا

تو دکھ کس بات کا ہو رہا ہے

نور نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا

ہاں، میں تو کچھ نہیں ہوں، کہاں مجھے دکھ ہو رہا ہے، نہیں ہو رہا دکھ

حانم نے کندھے اچکا کر ہنستے ہوئے کہا نور نے نفی میں سر جھٹکا

جاری ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین